REGD E-P. No. 861
رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

جلد ۵ | ۲۱ شہادت ۱۳۳۵ہش | ۱۶/۱۹ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ | ۲۱/۲۸ اپریل ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۵/۱۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ تا ۲۲ اپریل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق رپورٹ مظہر ہے کہ حضور نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ | ربوہ ۲۳ اپریل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو اعصابی تکلیف میں ابھی تک کمی نہیں آئی۔ نیز پشت پر بوجہ عضلاتی ابھار کی وجہ سے جھلی سی بن رہی ہے اس کے متعلق خطرہ ہے کہ کہیں رسولی نہ ہو۔ یا کوئی زہریلا مواد (ملحقہ ۶۲) نہ جمع ہو رہا ہو۔ درد بھی رہتی ہے۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

قادیان میں جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب کا انعقاد

مختلف اہل مذاہب کا عقیدتمندانہ اجتماع۔ اور معززین کے پیغامات!

آج کا دن مقرر کر کے احمدیہ جماعت نے سوسائٹی پر بڑا احسان کیا ہے (سردار گوردیال سنگھ)

عالمگیر برادری و اخوت تمام بڑے مذاہب کا اصل پیغام ہے (شری ڈی سی ورما)

(از سٹاف رپورٹر):

قادیان ۲۲ اپریل بھارت واسیوں میں صلح و محبت پیدا کرنے اور انہیں روحانیت کی طرف توجہ دلانے کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے زیر انتظام احمدیہ جلسہ گاہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مختلف مذاہب کے مقدس پیشوایان کی سیرت و سوانح پر روشنی ڈالی گئی اڑھائی ہزار کے اس مجمع میں ہندو، سکھ، عیسائی اور مسلمان پورے ذوق شوق سے ہمہ تن گوش بن کر جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ اور مختلف مذاہب کے مقررین نے اپنی تقاریر میں گذرے ہوئے روحانی پیشواؤں کے روح پرور حالات بیان کرتے ہوئے عقیدت مندی کا ثبوت دیا۔

انتظام جلسہ

احمدیہ جلسہ گاہ میں جلسہ کے جملہ انتظامات بروقت نہایت تسلی بخش طور پر کر دیئے گئے تھے۔ دھوپ سے بچاؤ کے لئے کشادہ سائبان اور بیٹھنے کے لئے دریوں کا فرش بچھایا گیا۔ اور معززین کے لئے کافی تعداد میں کرسیاں رکھ دی گئیں۔ اگرچہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ لیکن غیر مسلم حاضرین کے لئے ٹھنڈے پانی کا بھی اہتمام کیا گیا۔ ساتھ موسم نے ایسا سماں پیدا کر دیا کہ سارا دن ٹھنڈی ہوا چلتی رہی اور بادلوں کا سایہ موجود رہا۔ جلسہ گاہ کے پاس ہی ایک مکان میں مستورات کے لئے باپردہ انتظام کیا گیا۔ جس میں احمدی مستورات کے علاوہ کافی تعداد میں غیر مسلم خواتین بھی تشریف لائیں۔ لاؤڈ سپیکر کے باعث مقررین کی آواز دور دور تک عمدگی سے سنی جا رہی تھی۔

جلسہ کی کارروائی

ٹھیک ساڑھے تین بجے بعد دوپہر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جبکہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ رئیس قادیان سے اس جلسہ کی صدارت فرمانے درخواست کی۔

حافظ عباد اللہ صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور یونس احمد صاحب اسلم درویش نے حضرت امام جماعت احمدیہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔

استقبالیہ ایڈریس

سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد جلسہ میں حاضر ہونے والوں کو مبارکباد دی اور فرمایا کہ آزادی کی نعمت حاصل کرنے کے بعد بھارت ترقی کے پلان بنا رہا اور ان پر عمل کر رہا ہے۔ ہمارے ملک کو بجا طور پر فخر ہے۔ کہ ہم پراچین سبھیتا اور پرانی تہذیب کے مالک ہیں۔ اور ایک لمبے عرصہ تک روحانی و آسمانی راستہ دکھاتے رہے ہیں۔ اب جبکہ پرانے رشیوں کی روحانی روشنی ماند پڑ گئی تو خدا نے اپنی سنت کے مطابق ایک اوتار کو بھارت ورش میں بھیجا جو اس نگری میں ظاہر ہوا۔ آپ نے دنیا کی موجودہ اقتصادی۔ اخلاقی اور روحانی مشکلات کے حل کی آواز اٹھائی۔

جناب ناظر صاحب نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آپ ہی کی تعلیم میں سے ایک ضروری تعلیم جملہ مذاہب کے پیشواؤں کی عزت و احترام کرنا ہے۔ اور اس کے پیش نظر جماعت احمدیہ عرصہ پچیس سال سے اس قسم کے جلسے ملک کے اکناف میں منعقد کرتی ہے۔ اور اس طرح ایک ہی پلیٹ فارم سے سبھی مذاہب کے پیشواؤں کے مقدس سوانح اور ان کے جیون پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ جس سے ملک کے اکثر مذہبی جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں

محترم صاحبزادہ صاحب نے مقامی غیر مسلم احباب کا بھی خصوصیت سے شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اس مبارک کام میں پورا پورا تعاون کیا۔ اور آخر میں آپ نے بیرونجات سے موصول ہونے والے بعض معززین کے پیغامات پڑھ کر سنائے جنہیں دوسری جگہ نقل کیا جا رہا ہے

حضرت رامچندر جی کا تذکرہ

سب سے پہلی تقریر جناب لالہ لپشاوری لال صاحب ایڈووکیٹ گورداسپور نے حضرت رامچندر جی کی سیرت پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے فرمایا:-

"میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ایسی تحریک کی بنیاد رکھی ہے۔ جو ملک کے باشندوں میں صلح اور محبت کے رشتہ کو مضبوط بناتی ہے۔ اور درا صل قادیان میں ایسی جماعت قائم کی گئی ہے۔ جیسے پچھلے زمانہ میں بغداد کے فرمانروا نے کی تھی۔ جبکہ اس مجلس میں ہر مذہب و ملت کے اہل علم کو دعوت دی جاتی اور ان کے علم سے فائدہ اٹھایا جاتا"

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے حضرت رامچندر کے ساتھ ہندو جاتی کی عقیدتمندی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رام ایک ایسا لفظ ہے جب بولا جاتا ہے۔ تو اپنے اندر ایک جادو کا اثر رکھتا ہے اور ہر ہندو کے اندر خون حرکت کرنے لگتا ہے۔ اور وہ دل ہی دل میں کہتا ہے کہ اس نام سے ہی تو وہ وراثت پائی ہے۔ جو رام سے مجھے ملی ہے۔ اس لفظ کو ہر خوشی اور غمی کے موقعہ پر بولا جاتا ہے۔

لالہ جی نے حضرت رامچندر جی کے سوانح حیات میں سے بعض اچھوتے واقعات کا ذکر کیا۔ مثلاً :- بنباس کے وقت گنگا کو پار کرتے ہوئے آپ کی ملاح سے گفتگو اور ملاح کی آپ سے عقیدتمندی کا تفصیلاً ذکر فرمایا۔ جبکہ ملاح نے آپ کو نہایت فلسفیانہ طریق پر اپنا ہم پیشہ قرار دیتے ہوئے درخواست کی کہ جس طرح میں ایک طرح سے لوگوں کو پار اتارتا ہوں۔ اسی طرح آپ بھی روحانی گھاٹ سے مخلوق کو پار اتارنے کا کام کرتے ہیں۔ پس میری اجرت یہی ہے کہ اس وقت اس خادم کو اسی محبت کی بنا پر آرام دیں

اسی طرح آپ نے اچھوت جاتی کی ایک عورت بھیلنی کے ایسے بیروں کا تحفہ بڑے شوق سے

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

قبول فرمایا جسے اُس نے نہایت محبت کے ساتھ خود دیکھ دیکھ کر صبح کیا تھا۔ ساتھ ہی آپ نے اپنے ساتھیوں کو اُس کی ملداری کے لئے بھی شریک دعوت ہونے کی تحریک کی۔

الغرض اسی قسم کے واقعات پر مشتمل آپ کی جامع تقریر دلچسپی سے سُنی گئی۔

سیرت شری گورو نانک جیؒ

دوسری تقریر مکرم گیانی عباد اللہ صاحب کی تھی۔ جو اسی جلسہ میں شرکت کی خاطر پاکستان سے تشریف لائے تھے۔ آپ نے شری گورو نانکؒ کی مقدس سیرت کے ایسے پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ جو حضرت باوا جی کی خدا تعالیٰ سے محبت اور اُس کی راہ میں فدائیت کو اُجاگر کرتے۔ آپ نے مقدس شلوکوں کو ترنم سے پڑھتے ہوئے بتایا کہ کس طرح حضرت باوا جو کو خدا کی ذات سے ایک گونا عشق تھا مکرم گیانی صاحب نے بابر کی فوجوں کے ایمن آباد کو فتح کرنے اور وہاں کے متعدد سادھوؤں کے پکڑے جانے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان سادھوؤں میں آپ کو بھی پکڑ لیا گیا۔ لیکن جب شاہ بابر سے آپ کی گفتگو ہوئی۔ تو آپ کی بلند پایہ روحانیت کے باعث وہ آپ کا گرویدہ ہو گیا۔ اور آپ کی سفارش پر ایمن آباد کے تمام قیدیوں کو رہا کر دیا۔ حضرت باوا جی نے بھی اُسے دعا دی۔ اور غالباً اس کی دعا کی برکت ہے۔ کہ ہندوستان میں بابر کی اولاد نے دیر تک حکومت کی۔

حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی سیرت و سوانح

تیسرے نمبر پر مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے بنی اسرائیل کے پہلے اور آخری جلیل القدر انبیاء کی سیرت کے بعض پہلوؤں کا مختصر طور پر ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح بنی اسرائیل فرعونیوں کے ہاتھوں طرح طرح کے مظالم کا تختۂ مشق بنے ہوئے سخت غلامانہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور حضرت موسیٰ نے خدا سے ان کو نہ صرف جسمانی طور پر فرعون کے مظالم سے رہائی دلائی۔ اور اُن کا دشمن پانی کی تہ میں غرق ہوا۔ بلکہ روحانی طور پر بھی اُن کی خاص تربیت کی۔ اگرچہ ایک دراز تک غلامی میں رہنے کے باعث حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ہی قوم کی اذیتوں کو برداشت کرنا پڑا۔ تاہم ان واقعات نے ثابت کر دیا کہ بلاشبہ آپ بڑے حلیم تھے۔

مکرم مولوی صاحب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خدمت قوم اور خدمت بنی نوع انسان کے بعض واقعات کو بھی ذکر کیا۔

آخر میں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت پر بھی مختصر الفاظ میں روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم ملک بشیر محمد صاحب ناصر نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی نظم

تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے

خوش الحانی سے سنائی جو موقع کے مناسب تھی

سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

محترم مولانا ابو العطا صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ جو ان دنوں قادیان میں تشریف فرما ہیں نے سرور کائنات بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ایک بصیرت افروز لیکچر دیا۔ آپ نے نہایت ہی سادہ طریق اور عام فہم انداز میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ۶۳ سالہ زندگی کے مختلف واقعات بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ آپ کی زندگی میں سب قسم کے واقعات پیش آئے۔ سب سے کمزور زندگی یتیموں کی زندگی ہے اور سب سے طاقتور زندگی بادشاہ کی۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ان دونوں قسم کے مراحل سے گذرے بلکہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں اپنا پاک نمونہ قائم کیا۔

آپ کی تعلیم کا خلاصہ

تقریر جاری رکھتے ہوئے محترم مولانا نے فرمایا کہ آپ کے دنیا میں مبعوث ہونے کی غرض خدا کو دنیا میں روشناس کرنا تھا۔ سو آپ نے اُسے ربّ العالمین کے طور پر پیش کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی ایک ملک یا قوم یا نسل کا خدا نہیں بلکہ وہ سب کا برابر کا خدا ہے۔ اور سبھی اُس کی ربوبیت سے حصہ پا رہے ہیں

آپ کی تعلیم کا خلاصہ دو لفظوں میں آجاتا ہے اوّل یہ کہ خدا واحد ہے۔ اور وہی سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ دوسرے یہ کہ انسان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

آپ نے اس تعلیم کے پھیلانے میں دشمنوں سے بڑے دکھ اٹھائے۔ آخر آپ نے فرمایا مذہب کے پھیلانے میں کسی جبر کی ضرورت نہیں۔ لا اکراہ فی الدین کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت نے توحید کو پھیلانے

اخبار بدر کی باقاعدہ اشاعت میں تاخیر

افسوس دفتری غلطی کی بنا پر امسال اخبار کے ضمیمہ جات کی تدوین بروقت نہیں کرائی گئی۔ جس کی وجہ سے ۲۲ اور ۲۹ اپریل کا پرچہ اکٹھا شائع کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح ۶ مئی کا پرچہ بھی تاخیر سے شائع ہوگا۔ امید ہے ۱۳ مئی تک سلسلہ درست ہو جائیگی انشاء اللہ۔ (مینیجر بدر)

آیا ہوں۔ لیکن اے مسلمانو!

لا تسبّوا الذین یدعون من دون اللّٰہ

تم اپنے خیالات کی اشاعت میں دوسروں کے جذبات و احساسات کا خیال رکھو۔

آپ نے اس حقیقت کو بھی واضح کیا کہ میرے زمانہ سے پہلے بھی خدا کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے ریفارمر آتے رہے ہیں۔ وہ سب خدا کے پیارے بندے تھے اور ہمارے لئے قابل احترام۔

مکرم مولوی صاحب نے مسلمانوں کے معاندین کی ایذا رسانی سے تنگ آ کر حبشہ ہجرت کر جانے اور مشرکین کا تعاقب کرنے پر طائف میں خود آپ کے لہولہان ہونے حتیٰ کہ مکہ والوں کے مدینہ پر چڑھ آنے کے واقعات بیان کئے۔ ضمناً آپ نے ہجرت نبوی پر بھی روشنی ڈالی۔ پھر جنگ میں مسلمانوں کی کمزور حالت کے باوجود محض نصرت خداوندی سے فتح پانے اور اسی طرح دیگر جنگوں میں آپ کی کامیابی اور بالآخر مکہ کی فتح کا واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ کس طرح آپ نے پوری طاقت کے مالک ہونے کے وقت اپنے تمام دشمنوں کو بالکل معاف کر دیا۔

اس طرح کی پُر از حقائق تقریر سامعین کی روحانی غذا کا موجب ہوئی۔

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ابتداءً محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے سیرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ

حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن کی تکمیل کرنے والے آپ کے ایک غلام اور خادم کی سیرت کا کچھ حصہ پیش کرتا ہوں۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح ہر مذہب میں آخری زمانہ کے اندر ایک روحانی وجود کے ظاہر ہونے کی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ جو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ سے پوری ہوئیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے آپ کے مختصر خاندانی حالات بیان کرتے ہوئے آپ کی عبادات اور توجہ الی اللہ اور پھر خدا کی قبولیت اور اس کے الہام کی نعمت سے متمتع کرنے کا ذکر کیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے حضرت مرزا صاحب کے پہلے الہام

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

کا ذکر کیا کہ کس طرح خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ آپ پر آنے والے سینکڑوں مصائب اور تکالیف کے اوقات میں غیر معمولی طور پر پورا ہوا۔

اسی طرح آپ نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے اس الہام کا ذکر کیا۔ جس میں خدا تعالیٰ نے آپ کو خبر دی تھی۔ کہ دور دور سے لوگ تیری طرف آئیں گے۔ اور قادیان ایک بڑا شہر بن جائے گا ضمناً آپ نے قادیان سے جماعت کی ہجرت کی پیشگوئی کا بھی ذکر کیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب نے تمام دنیا کو بتایا کہ خدا اب بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے اس کی وحی اور الہام کا نازل ہونا ہی اُس کے زندہ ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ خدا مجھ سے کلام کرتا اور پیش از وقت بعض باتوں کی خبر دیتا ہے۔ جو اپنے وقت میں پوری ہوتی ہیں۔

خدا تعالیٰ سے تعلق کے بارہ میں آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ

"جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

تقریر میں آپ نے جماعت احمدیہ کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا کہ وہ ایسی جماعت ہے جو ہر قسم کی سٹرائیک عدم تعاون کی جملہ تحریکات سے اجتناب کرتی ہے۔

آخر میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور آپ کی پاک جماعت اور تعلیم کے بارہ میں بعض غیر مسلم معززین کی آراء پڑھ کر سنائیں۔ نیز حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیشگوئیاں بھی سنائیں۔ جو آپ کی جماعت کی ترقی کے متعلق ہیں۔

باوا فوجا سنگھ صاحب کی تقریر

اس کے بعد باوا فوجا سنگھ صاحب نے صوفیانہ انداز میں تقریر کرتے ہوئے اپنی عقیدتمندی کا ثبوت دیا۔

سردار نرائن سنگھ صاحب کی تقریر

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

مکرم سردار نرائن سنگھ صاحب ساکن بھٹیاں ضلع گورداسپور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک عمدہ تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے حضرت رسول کریم کی بعثت سے پہلے عرب کی حالت کا نقشہ کھینچا۔ پھر اس عظیم الشان انقلاب کا ذکر کیا جو آپ کے ذریعہ اس وحشی قوم اور غیر مہذب ملک میں برپا ہوا۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح مکہ کے وقت عام معافی دینے کا مفصل ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دنیا کی تاریخ میں یہ مثال نہیں ملتی۔ آپ نے کس طرح جانفشانی سے اس کام کو کیا کہ چند سالوں میں عرب کے غیر مہذب آدمیوں کو اس قابل بنا دیا کہ وہ ایک دنیا کے راہنما اور حکومتوں کے مالک بن گئے۔

آخر میں سردار صاحب نے اپنے اہل وطن کو ملکی آزادی کے بعد اپنا کیریکٹر بلند کرنے کی تلقین کی۔

اس تقریر کے اختتام پر مکرم یونس احمد صاحب اسلم (باقی صفحہ پر)

جلسۂ سیرت پیشوایانِ مذاہب قادیان کے موقعہ پر بعض معززین کے پیغامات

قادیان میں منعقدہ جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب کے موقعہ پر صوبہ کے بہت سے معززین کو اس جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ لیکن ان میں سے بعض نے جو اپنی گونا گوں مصروفیات کے باعث معذرت کرتے ہوئے اپنے پیغامات بھجوائے تھے جو جلسہ میں پڑھ کر سنا دیئے گئے۔ ذیل میں اُن کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے:۔

جناب گورنر صاحب کا پیغام

جناب گورنر صاحب پنجاب شری سی۔ پی۔ این سنگھ اپنے پیغام میں فرماتے ہیں:۔

"مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ مورخہ ۲۲ ماہ حال کو پیشوایانِ مذاہب کا جلسہ قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جس طرح اس جلسے کے منتظمین کی خواہش ہے اس جلسہ کے نتیجہ میں باہمی صلح و مفاہمت اور فرقہ وارانہ اتحاد کو ترقی ہوگی۔ فی الحقیقت یہی تمام مذاہب کا خلاصہ ہے۔ میں اس تقریب کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں"

سابق چیف منسٹر حکومت پنجاب کا پیغام

(۲) شری بھیم سین سچر سابق چیف منسٹر حکومت پنجاب تحریر کرتے ہیں:۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کی کانفرنس میں شامل نہیں ہو سکوں گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کا جلسہ کامیابی سے اپنے مقصد کو پرچار کرے گا۔ کاش کہ ہم سمجھ سکیں۔ کہ مذہب کے نام پر بغض و عناد درحقیقت مذہب سے بدترین قسم کی دشمنی کرنا ہے۔ بلکہ اس کی جڑوں پر تیز قسم کا کلہاڑا چلانا ہے۔ اس آب و ہوا میں مذہب کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ اگر ہم غور کریں تو ایک مذہب اور دوسرے مذہب میں جو خدا پرست ہیں کوئی بنیادی اختلاف نہیں ہے۔ راستے الگ الگ ہیں اور وہ بھی ظاہری نظر میں مگر منزل تو ایک ہی ہے۔ خدا ہمیں یہ توفیق دے کہ انسانیت کو قائم رکھنا اور بغیر کسی تفریق کے بنی نوع انسان کی بے لاگ خدمت کرنا ہی ہر مذہب کی بنیادی تعلیم ہے۔ سچائی ایک ہے وہ دو نہیں ہو سکتی۔ خواہ "الف" کی زبان سے نکلے خواہ "ب" کی قلم سے شکل دے۔ آؤ ہم ہر شخص مذہب کی عزت کرنا سیکھیں۔ تاکہ دوسرے مذہب والے ہمارے مذہب کی عزت کریں۔ ایک دوسرے کے جذبات کی قدر کرنے میں دیش اور قوم کی بھلائی ہے"

(۳) شری ڈی۔ سی ورما ڈائریکٹر تعلقات عامہ حکومت پنجاب کا پیغام

(۳) شری ڈی۔ سی ورما صاحب اپنے پیغام میں فرماتے ہیں:۔

"مجھے بہت خوشی ہے کہ احمدیہ جماعت "پیشوایانِ مذاہب" کا جلسہ قادیان میں منعقد کر رہی ہے۔ اور اس جلسہ کی غرض مختلف قوموں میں باہمی اتحاد و اتفاق کرنا ہے۔ ہندوستان زمانہ گذشتہ سے تہذیب اور مذہب کا گہوارہ چلا آتا ہے۔ اس ملک میں بہت بڑے روحانی مفکر اور اوتار پیدا ہوئے ہیں جن کے پیغام دور و نزدیک میں پھیل چکے ہیں۔ ہمارے ملک نے دوسرے ملکوں کے مذاہب کی اصل روح کو اپنایا ہے۔ اور اخلاص کی صحیح روح کو ترقی دی ہے۔ جو اس کے خیالات کی پختگی پر دلالت کرتی ہے۔ دوسروں کی اچھی باتوں کو اخذ کرنے کا نظریہ ہی ہے۔ جو ہمارے ملک کے لامذہبی دستور کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔

ہمیں اس بات کو سمجھنا چاہیئے کہ تمام مذاہب ایک ہی درخت کی مختلف شاخیں ہیں۔ اور سچائی ناقابل تقسیم ہے۔ دنیا کے مختلف رنگوں کے پس پردہ ایک یگانگت پائی جاتی ہے۔ اور عالمگیر برادری اور اخوت تمام بڑے مذاہب کا اصل پیغام ہے"

افسوس میں بعض مجبوریوں کی وجہ سے خود جلسہ میں شریک نہیں ہو سکتا لیکن میں اس کانفرنس میں پیش کردہ خیالات سے پورا پورا اتفاق رکھتا ہوں اور اس کی کامیابی کے لئے دعاگو ہوں"

پرنسپل صاحب خالصہ کالج دہلی کا پیغام

جناب سردار رنجیت سنگھ صاحب پرنسپل گورو تیغ بہادر خالصہ کالج دہلی اپنے پیغام میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں آپ کو اس کانفرنس کے انعقاد پر جس کی غرض مختلف قوموں میں اتحاد اور محبت پیدا کرنا ہے مبارکباد دیتا ہوں۔

میں تمام مذاہب کے اتحاد اور یکتا میں یقین رکھتا ہوں۔ تمام پیغمبر اور مفکر یہی تعلیم دیتے آئے ہیں۔ کہ لوگوں میں خودی اور انانیت کا تصور دنیا کی سب بلاؤں دکھوں اور مصیبتوں کی جڑ ہے۔ اور مذہب کے ذریعہ بے خودی اور انانیت سے بالا ہو کر روحانی زندگی جو عالمگیر اخوت کی زندگی ہے اختیار کی جاتی ہے۔

ہر وہ چیز جس سے روحانی زندگی کو ترقی ملتی ہے۔ اور اس تاریک دنیا میں امن اور محبت پیدا ہوتی ہے ہمارے لئے خوش آمدید کہنے کے قابل ہے۔

لہذا جو قدم آپ نے اٹھایا ہے میں اس کو پسند کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ آپ کے نیک ارادوں اور پروگرام کو پوری کامیابی حاصل ہو۔

مجھے افسوس ہے کہ میں اس تقریب میں خود شامل نہیں ہو سکا۔ لیکن میری مخلصانہ دعائیں آپ کے ساتھ ہیں"

جنرل سیکرٹری صاحب صوبائی کانگرس جالندھر کا پیغام

شری روپ چند صاحب جنرل سیکرٹری صوبائی کانگرس جالندھر پیغام دیتے ہیں:۔

"مذہب سے زیادہ کوئی چیز خالص نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کی ابتدائی حالت میں یہ اس سرچشمہ سے نور حاصل کرتا ہے جو سب کا سب حق اور سچ ہے۔ اور انسانیت کے لئے نئی روح پیدا کرتا ہے۔ ایک مذہب کے پیرو کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور مذہب کی اس روح کے قریب ہونا چاہیئے جو لوگوں میں محبت اور پیار پیدا کرتی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ امن اور صلح کی یہ کانفرنس ۲۲ تاریخ کو ہو رہی ہے وہ پورے طور پر کامیاب ہو اور اس سے فرقہ وارانہ اتحاد و اتفاق کو ترقی ہو"

دیگر معززین کے پیغامات

مندرجہ بالا پیغامات کے علاوہ اور بہت سے معزز افراد کے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ جن میں جناب سردار گورنچن سنگھ صاحب وزیر P.W.D جناب پنڈت موہن لال صاحب فنانس منسٹر جناب راجندرہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پبلک ریلیشنز ڈیپارٹمنٹ بھی شامل ہیں۔ ان سب معززین نے اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا دی ہے۔ اور اس میں شریک نہ ہو سکنے پر مجبوری ظاہر کی ہے۔

فدیۃ الصیام کی رقوم

جو شخص کسی طویل بیماری یا ایسی معذوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا یا ایسی مستورات جو حمل یا رضاعت کی وجہ سے روزہ سے معذور ہوں شریعت کی رُو سے انہیں ایک مسکین کے کھانے کا اوسط خرچ بطور فدیہ دینے کا حکم ہے۔

پس جو دوست اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے فدیہ کی رقوم قادیان میں مستحق درویشان میں تقسیم ہوں وہ جلد از جلد ایسی رقوم مرکز میں اس وضاحت کے ساتھ بھجوا دیں تا یہ رقوم ماہ صیام میں ہی مستحق افراد کے کام آ سکیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ضروری اعلان

قادیان میں کارکنان کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہندوستان میں پیدا کیا۔ اس لئے یہ ہندوستانیوں کا حق ہے۔ کہ وہ سلسلے کے کاموں کے لئے قربانیاں کریں۔ اس لئے تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اول ڈاکٹر۔ دوم گریجوایٹ۔ سوم میٹرک پاس اگر اپنی زندگیاں ساری عمر کے لئے نہیں تو دس دس سال کے لئے وقف کریں تاکہ ان کو قادیان رکھ کر دینی تعلیم دلائی جا سکے۔ اور پھر سلسلہ کے کاموں پر لگایا جا سکے

خاکسار

مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی ۵۶/۳/۱۰

ولادتیں

(۱) اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے ایک اور بھائی عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ نے عزیز کا نام انور حسین تجویز فرمایا۔ احباب عزیز کے خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ احمد حسین حیدر آبادی قادیان۔ (۲) میرے خاوند مکرم عبد الحی صاحب آف حیدر آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود سیٹھ معین الدین صاحب مرحوم کا بھانجہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے عبد الکریم نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنا کر والدین اور دیگر رشتہ داروں کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ شیخ نذیر احمد بشیر حیدر آبادی ربوہ۔

شذرات

بد اخلاقی سے بچائیے

نوجوان لڑکیوں کو بد اخلاقی سے بچانے کے لئے وزیر داخلہ مرکزی حکومت ہند کی طرف سے قابل قدر کارروائی عمل میں آرہی ہے بد اخلاقی پیدا ہونے کی وجوہات کا ذکر کرتے ہوئے معزز معاصر ریاست دہلی نے ایک وجہ فلم ایکٹرس بننے کا لالچ قرار دیا ہے۔ معاصر موصوف کا کہنا بالکل بجا ہے۔ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ عشقیہ فلموں کی ترویج بہت سی سماجی برائیوں کی جڑ ثابت ہو رہی ہے۔ نہ ایسی فلموں کے شائق ہوں نہ ایسے نظارے دکھائے جائیں نہ ان کی خاطر نوجوان لڑکیاں گھروں سے بھاگیں گی۔ سو فحش اور گندی فلموں کی پیداوار کا روکنا ازبس ضروری ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے قریباً بائیس سال قبل اپنی جماعت کو فلم بینی ترک کر دی۔ اور ایسی باتوں کو ترک کر کے جماعت احمدیہ ہزاروں روپیہ سالانہ زائد چندہ جمع کرتی ہے۔ جنہیں غیر زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کرنے۔ مبلغین تیار کر کے بھجوانے میں صرف کیا جا رہا ہے۔

نابالغ بچوں کے سادھو ہونے کی ممانعت

ہند پارلیمنٹ میں یہ بل پاس کیا گیا ہے کہ آئندہ نہ تو کوئی شخص اپنا بچہ سادھو بنانے کے لئے کسی سادھو کو دے سکے گا۔ اور نہ کوئی سادھو کسی نابالغ بچہ کو بطور چیلا قبول کر سکے گا۔ مذہباً اسلام بھی رہبانیت کا قائل نہیں۔ کیونکہ اس کے نتائج ہمیشہ نیک نہیں نکلتے۔ معزز معاصر ہفتہ وار ریاست اسبارہ میں رقمطراز ہے:۔

"یہ شرمناک بدعت اور ظلم شاید صرف ہندوستان میں ہی موجود ہے۔ کہ یہاں کی بعض عورتیں اور مرد جن کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو یہ منت مانتے ہیں کہ اگر ان کے ہاں اولاد ہو تو وہ اپنا پہلا بچہ چیلا بنانے کے لئے کسی سادھو کو نذر کر دیں گے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض سادھوؤں کے پاس پانچ پانچ۔ سات سات اور دس دس برس کے بچے بطور چیلا موجود ہیں۔ اور بعض مندروں میں نابالغ یا جوان لڑکیاں موجود ہیں جن کے والدین نے ان کو مندروں کی نذر کر دیا۔ اور ان لڑکیوں کے باعث جو کچھ مندروں میں ہوتا ہے اس کا ذکر نہ کرنا ہی مناسب ہے۔ یعنی مذہب کے نام پر ان معصوم اور بے گناہ بچوں کی زندگیاں تباہ کر دی جاتی ہیں" (ریاست ۹/۴/۵۶)

ستی اور ہندو کوڈ بل

کبھی نہ کبھی کسی ہندو دیوی کے ستی ہونے کی خبر پریس میں نکلتی رہتی ہے ستی اب قانوناً جرم ہے۔ پہلے بالعموم ہندو دیویاں بیوہ ہو جانے کے بعد ستی ہو جانے کو راحت تصور کرتی تھیں اس لئے کہ وہ سمجھتی تھیں۔ کہ خاوند کی وفات کے بعد غالباً ان کی زندگی آرام اور چین سے بسر نہ ہو سکے گی۔ سو وہ وقتی تکلیف کو طویل عذاب پر ترجیح دیتی تھیں۔ اب چونکہ ہندو کوڈ بل کے ذریعہ ہندو استریوں کو بہت سے حقوق مل گئے ہیں۔ اور وہ دوبارہ شادی بھی کر سکتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ سماجیں اور حکومت اس کی پوری طرح تشہیر کریں تا قیمتی جانیں بے خبری کے باعث ضائع نہ جائیں۔ ان کا ضائع جانا قوم۔ ملک اور سوسائیٹی سب کے لئے رنجدہ ہے۔

پنجاب میں گاؤکشی ممنوع

پنجاب اسمبلی نے گاؤکشی کی ممانعت کا بل پاس کر دیا ہے۔ اور گاؤکشی کی سزا دو ہزار روپیہ جرمانہ یا دو سال قید بامشقت مقرر کی ہے۔ پنجاب میں تقسیم ملک کے بعد اس "جرم" کا کوئی بھی مرتکب نہیں ہوا۔ سو اس بل کے پاس کرنے کا مقصد سوائے اس کے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ اکثریت اپنے جذبات کا اظہار کر دے۔ عقلاً اس "جرم" کا مرتکب کسی مسلمان یا عیسائی کو قرار دیا جا سکتا ہے اور یہ امر وزیر اعظم پنڈت نہرو تک ڈنکے کی چوٹ سے کہہ چکے ہیں۔ کہ فرقہ دارانہ جذبات اکثریت سے ابھی تک ہم بالا نہیں ہو سکے۔ سو حکام بالا سے ہماری گذارش ہے کہ وہ چوکس رہیں۔ تا اس قانون کی آڑ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کی جا سکے۔ تا جو بظاہر گائے کی حفاظت کا بل ہو عملاً انسانیت کشی کا باعث بن جائے۔

گناہ سے بچنے کا علاج

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

"گناہ کے دور کرنے کا علاج صرف خدا کی محبت اور عشق ہے۔ لہٰذا وہ تمام اعمال صالحہ جو محبت اور عشق کے سرچشمہ سے نکلتے ہیں۔ گناہ کی آگ پر پانی چھڑکتے ہیں۔ کیونکہ انسان خدا کے لئے ایک نیک کام کر کے اپنی محبت پر مہر لگاتا ہے۔ خدا کو اس طرح مان لینا۔ کہ اس کو ہر ایک پر مقدم رکھنا۔ یہاں تک کہ اپنی جان پر بھی یہ وہ پہلا مرتبہ محبت ہے۔ جو درخت کی اس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ زمین میں لگایا جاتا ہے۔ اور پھر دوسرا مرتبہ استغفار۔ جس سے یہ مطلب ہے کہ خدا سے الگ ہو کر انسانی وجود کا پردہ نہ کھل جائے۔ اور یہ مرتبہ درخت کی اس حالت سے مشابہ ہے۔ جبکہ وہ زور کر کے پورے طور پر اپنی جڑ زمین میں قائم کر لیتا ہے۔ اور پھر تیسرا مرتبہ توبہ جو اس حالت کے مشابہ ہے کہ جب درخت اپنی جڑیں پانی کے قریب کر کے بچہ کی طرح اس کو چوستا ہے۔ غرض گناہ کی فلاسفی یہی ہے کہ وہ خدا سے جدا ہو کر پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کا دور کرنا خدا کے تعلق سے وابستہ ہے۔ پس وہ کیسے نادان لوگ ہیں۔ جو کسی کی خودکشی کو گناہ کا علاج سمجھتے ہیں۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص۲)

صدر لیجسلیٹو کونسل مغربی بنگال (کلکتہ)

کی خدمت میں

قرآن کریم انگریزی کا تحفہ

مکرم میاں محمد شمس الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ (و امیر جماعت احمدیہ) کلکتہ نے اپنی تبلیغی رپورٹ میں تحریر فرمایا ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر سینتی کمار چیٹرجی صدر لیجسلیٹو کونسل مغربی بنگال کو اپنی چٹھی میں لکھا تھا کہ جماعت کلکتہ ان کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی کا ایک نسخہ پیش کرنا چاہتی ہے۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر چیٹرجی موصوف نے جو انگریزی چٹھی میاں محمد شمس الدین صاحب کے نام تحریر فرمائی اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

"میں آپ کے ۲۷ مارچ کے خط کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور قرآن شریف انگریزی کا نسخہ لینے کے لئے بخوشی تیار ہوں مجھے اسمبلی ہال بھیج دیا جائے۔

وہ قرآن شریف جو کئی سال پیشتر مدراس میں شائع ہوا تھا۔ جس کے ساتھ ترجمہ انگریزی اور تفسیری نوٹ شائع ہوئے تھے اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے زیر ہدایت شائع ہوا تھا میں حیران تھا کہ ابھی مکمل نہیں ہوا۔

مجھے حدیث کی وہ کتاب جو مولوی محمد علی صاحب نے شائع کی تھی بھی درکار ہے۔ جو ہندوستان میں نہیں ملتی"

چنانچہ اس کے مطابق جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے مسٹر متین صاحب۔ بدیع الزمان صاحب۔ فیروز الدین صاحب اور خاکسار پر مشتمل وفد نے ڈاکٹر ایس۔ کے چیٹرجی صاحب کے گھر جا کر قرآن کریم انگریزی کا تحفہ پیش کیا۔ جسے پا کر وہ بہت خوش ہوئے۔ علاوہ ازیں ان کی خواہش کے مطابق قرآن مجید پارہ اول انگریزی بھی پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب ہمارے تبلیغی مشنوں کا ذکر اور تعریف کرتے رہے۔

اس کے بعد یہی وفد مولوی رمیش علی صاحب ایم۔ اے انسپکٹر کارپوریشن سکولز کے گھر پہنچا جو شہر سے ۸ میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں ان کو تبلیغ کی۔ جس سے وہ بہت متاثر ہوئے اور دوبارہ ملاقات کی دعوت دی۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جمعیۃ العلماء کا قابل تعریف کام

تقسیم ملک کے بعد سے مسلمانوں میں یہ جذبہ کم ہو گیا ہے کہ وہ اپنے گھروں پر یا پرائیویٹ تنظیموں کے ذریعہ نئی پود کو دینی تعلیم دیں۔ اور حقیقتاً یہ امر ساری قوم کی ہلاکت کے مترادف ہے۔ اگر بچے اپنے مذہب اور اپنے اسلاف کی تاریخ سے بے بہرہ ہیں۔ تو سارا مستقبل ہی مخدوش ہو جاتا ہے جمعیۃ العلماء مسلمانوں کی نئی پود کی تعلیم و تربیت کا سامان کرنا چاہتی ہے۔ اور یہ کام بہت ہی قابل تعریف ہے۔ جماعت احمدیہ کی تمام شاخوں میں یہ کام پینسٹھ سال سے اوپر عرصہ سے جاری ہے۔ اور ہمیں اس امر کا تجربہ ہے کہ آغاز عمر سے ہی نونہالوں کی تربیت کرنا بہتر نتائج کا حامل اور مثمر ثمرات ہوتا ہے۔

درخواست دعا

ہمشیرہ امینہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں اپنڈیکس علاج کیلئے ہسپتال داخل کرایا گیا ہے تمام احباب مریضہ کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے (عبد الصمد کیانی جنرل مرچنٹ چنیوٹ (ربوہ) پنجاب)

صحیح تنظیم اور مرکزیت کے متلاشی

کے لئے

چند بصیرت افروز حقائق

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

"اہلحدیث ہند" کے لئے اب پھر انتخاب امیر کا مسئلہ خاص و عام کا موجب بنا ہوا ہے کاش کہ وہ اس مسئلہ کے حل کے لئے حقیقی راہ کو اختیار کرتے جس کے متعلق اقوال رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں راہنمائی ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اس اصل علاج کو پس پشت ڈال کر ادھر اُدھر ٹامک ٹوئیے مار رہے ہیں۔ مگر تسلی بخش راہ نہ ملتی ہے اور نہ ملنے کی امید کی جا سکتی ہے۔ پس قبل اس کے کہ ہم اصل راہ کی طرف اشارہ کریں ذیل میں ہم اہلحدیث ہند کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت کو خود انہیں کے سرکردہ افراد کے الفاظ میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

اخبار اہلحدیث دہلی مجریہ ۱۵ اپریل میں "اہلحدیث ہند کے لئے انتخاب امیر کا مسئلہ" کے زیر عنوان مولانا عبد الجلیل صاحب رحمانی ان الفاظ میں اپنے انتشار و پراگندہ حالی کا اعتراف کرتے ہیں:۔

"میں اپنے پُرجوش نوجوان دوستوں اور اہل علم صاحب فراست بزرگوں سے گذارش کروں گا کہ اس منتشر اور پراگندہ حال جماعت کو طرح طرح کے ذہنی و فکری انتشارات کے مہلک گردابوں میں غوطہ نہ دیں۔ پنجاب کی وادیوں سے لے کر بنگال کی کھاڑیوں اور کشمیر کے مرغزاروں سے لے کر راس کماری کے ساحل تک پوری جماعت اور جماعت کا ایک ایک فرد بے چین ہے کہ مرکزیت کا متلاشی ہے صحیح تنظیم کی اسے تلاش ہے ایک علم کے نیچے اور ایک صدر یا امیر کی رہنمائی میں دوسری دینی تحریکات کے دوش بدوش کھڑا ہو جانے کے لئے سیماب وار مضطرب ہے۔ ضرورت صرف اس کی ہے کہ اپنے پاس جامع اور مانع اور مکمل دستور اساسی ہو جس کی روشنی میں اس دینی تحریک کو آگے بڑھایا جائے اور جماعت حقہ اہلحدیث کے قلب و جگر کے سارے ٹکڑوں کو سمیٹ لیا جائے۔"

اسی طرح آپ مرکزی امیر کی ضرورت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"کامل دینی بصیرت کے ساتھ اہالیان ملک کے سامنے دعوت دین کو پیش کرنے کے لئے پوری جماعت کے لئے مرکزی امیر کا ہونا ایسا مسئلہ ہے جس میں دو رائیں نہیں ہو سکتی ہیں۔ ضروری ہے کہ اپنا مرکزی امیر ہو۔"

اور کس قسم کا مرکزی امیر ہو اس بارہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مرکزی صدر (امیر مرکزی) کی صفات مطلوبہ پر بحث و نظر ہو سکتی ہے۔ کہ امیر و صدر کو کن اوصاف کا حامل ہونا چاہیئے۔ اس کے خصائص کیا ہوں جماعت کا دینی اور دنیاوی مشکلات اور نکبت و ادبار کے اس نازک دور میں کون زیادہ اوفق و اصلح ہے۔ ہم کو یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ علم دین امانت، دیانت، بصیرت، فہم اور ادراک۔ تقوے اور خشیت کے ساتھ ساتھ پارلیمنٹری قسم کا دماغ، وقت کے حالات و سیاسیات پر نظر، اجتماعی تحریک کی راہ کی مشکلات اور تحریک کی نشیب و فراز کا علم جس میں بہو وہ منتخب ہو۔"

مسئلہ کا اصل حل

ہمارے نزدیک یہ مسئلہ کوئی ایسا پیچیدہ نہیں کہ ایسی جماعت حل نہ کر سکے جس کے پاس قرآن کریم جیسا کامل و مکمل ضابطہ حیات اور سنت رسولؐ جیسی روشن مشعل ہو۔ اسلام نے ببانگ دہل اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ وہی ایک زندہ مذہب ہے جس کا ہمیشہ ہی زندہ خدا کے ساتھ تعلق ہے۔ اگر اس کے خدا نے اس کی کامل کتاب کے متعلق فرمایا کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

تو اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ امت مسلمہ کی گمراہی اور اس کے ادبار و نکبت کی دوری کے سامان بھی اپنے فضل و رحم سے خود ہی فرمائے گا۔ خدا تعالے اپنے دین پر ایسا دن کبھی نہیں لائے گا جب اس کی ضیانت و حفاظت کے لئے وہ انسانی تدابیر اور دستور اساسی کا محتاج ہو۔ اس زمانہ کے پریشان حال مسلمان احباب پر اگر ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ کیا اس نے اُمت مسلمہ کی راہنمائی کے لئے گذشتہ تیرہ صدیوں میں خاص مرکزی وجودوں کو برپا نہیں کیا۔ اور کیا حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ وعدہ نہیں کہ:

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

کہ اللہ تعالےٰ اس امت کے فائدہ کے لئے (ان الفاظ میں بلاشبہ اس کے ادبار اور نکبت کے دور کرنے کی طرف ہی اشارہ کیا گیا ہے) ہر صدی کے سر پر تجدید دین کرنے والے افراد کو مبعوث فرماتا رہے گا۔

زیادہ تفصیل میں جائے بغیر ہم باادب گذارش کرتے ہیں کہ اگر اُمت مسلمہ اپنے روحانی باپ کی اس وصیت پر یقین رکھ کر موجودہ زمانہ کے مجدد کو تلاش کرنے کی حقیقی کوشش کرے تو اس کی تمام پریشانیوں کا حل ہو سکتا ہے۔ ہمیں اس بات کا اعتراف ہے۔ کہ اہلحدیث کا مسلک کسی وقت دیانت و منشاء رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق تھا۔ مگر وہ اس وقت تک رہا جب تک کہ اس کو زندہ رکھنے والے زندہ وجود دنیا میں موجود رہے۔ مگر جوں جوں وہ اس جہان سے اُٹھ گئے سوائے قشر اور چھلکے کے اہل دنیا کے پاس اور کچھ نہ رہا۔

زبان رسولؐ میں کس جامعیت کے ساتھ امام وقت (جسے آپ "امیر مرکزی" کا نام دے سکتے ہیں) کے قائم کرنے کو براہ راست خدا کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ چودھویں صدی کے ۷۵ سال گذر رہے ہیں مگر آپ کے خیال میں حضرت صادق و مصدوقؐ کا قول معاذ اللہ اس صدی میں پورا نہ ہوا؟

آئیے ہم آپ کو اس بات کی خوشخبری دیں کہ اُمت مسلمہ کے "ادبار" اور اس کی "نکبت" کو دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اس صدی کے سر پر اپنے محبوب بندے کو سرزمین ہند میں مبعوث فرمایا۔ آپ کے بزرگوں نے اس کی مخالفت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ مگر وہ اپنے کام میں لگا رہا۔ آج اس کا سلسلہ اکناف عالم میں پھیل چکا ہے۔ مگر آپ ہیں کہ اپنے "منتشر اور پراگندہ" ہونے کا خود اعتراف کر رہے ہیں۔ سوچیئے اگر آپ کے اسلاف حق پر ہوتے تو کیوں امت کے ادبار اور نکبت کی حالت ان کے ذریعہ درست نہ ہوئی۔ اور اگر ان کا طریق کار خدا کے حضور مقبول تھا تو کیوں خدا نے ان کے کام میں ایسی برکت نہ دی کہ آج آپ لوگ اس امت پر اس رنگ میں نوحہ کر رہے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس امام برحق کے پہچاننے کی توفیق دی اور آج جماعت احمدیہ

ایک علم کے نیچے اور ایک امام
(جس کو آپ صدر یا امیر کے لئے
ترس رہے ہیں) کی راہنمائی میں تمام
دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے دین کو پھیلانے کا فریضہ سرانجام
دے رہی ہے۔ خدا کا فضل ہے کہ
ہم کو ایسا امام نصیب ہوا ہے جس میں
وہ تمام اوصاف بتمام پائے جاتے
ہیں جس کے لئے آپ چشم براہ ہیں۔

پس نہایت ہی خلوص کے ساتھ ہم اپنے دینی بھائیوں سے مؤدبانہ گذارش کریں گے کہ انسانی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ آپ فرصت کو غنیمت جانیں اور اس راہ کی طرف قدم بڑھائیں جس کی نشان دہی حضرت ہادی کامل صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ ابتداء میں بے شک طبیعت کراہت کرتی ہے۔ اور کچھ غیریت سی محسوس ہوتی ہے۔ لیکن جب آپ اس مسئلہ کو اس نقطۂ نظر سے سوچنے بیٹھیں گے تو آپ کے سامنے اس کا صحیح حل آپ ہی آپ آ جائے گا۔ پھر کسی دینیوی دستور اساسی مرتب کرنے کی ضرورت نہ ہوگی اور نہ ہی سیماب وار مضطرب رہنے کی حاجت باقی رہے گی۔ کاش آپ لوگ اس پر سنجیدگی سے غور کریں اور اپنے لئے ہمیشہ کی تسکین اور اطمینان قلب کے سامان کریں!!

اخبار احمدیہ

۱۷ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہلبیت ربوہ سے بخیریت تشریف لے آئے آپکے ہمراہ محترم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے۔

۲۶ اپریل۔ افریقن مبلغ محترم عمری عبیدی صاحب جو دو سال پہلے ربوہ میں حصول علم کیلئے آئے تھے تکمیل تعلیم کے بعد ربوہ سے روانہ ہو کر قادیان تشریف لائے۔ آپ یہاں سے براستہ بمبئی عازم مشرقی افریقہ ہوں گے احباب آپکے خیریت پہنچنے اور خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے دعا فرمائیں۔

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ دفاریہ بریکار سلسلہ دہلی۔ انبالہ اور چنڈی گڑھ گئے تھے واپس آ گئے۔

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل مسجد اقصیٰ میں بعد نماز ظہر باقاعدہ قرآن مجید کا درس دے رہے ہیں اور آج چودہواں پارہ ختم ہو گیا۔

زائرین۔ گذشتہ دو ہفتوں میں حسب ذیل افراد زیارت قادیان کیلئے تشریف لائے۔ (۱) مختار احمد صاحب ہاشمی چیف انسپکٹر بیت المال (۲) میاں عبد الجلیل صاحب عشرت ماہور و برادر خورد ناصر عبد المجید صاحب ساکن ساتھ ایڈیٹر جنرل اسلام۔

ضرورت

کابل میں احمدیوں پر ظلم

دہلی کی اطلاع احمدیوں کے روزانہ اخبار "الفضل" ربوہ (ضلع جھنگ۔ پاکستان) میں شائع ہوئی ہے :-

"کابل کے مخلص داؤد جان احمدی جلسہ پر ربوہ آئے تھے۔ واپس گئے تو بعض لوگوں نے ان کی شکایت حکام کے پاس کر دی۔ انہوں نے بلا کر دریافت کیا کہ کیا تم ربوہ گئے تھے۔ تو انہوں نے کہا ہاں میں ربوہ گیا تھا۔ اس پر انہیں قید کر دیا گیا۔ مگر ان کی قوم کی اس سے تسلی نہ ہوئی چنانچہ ایک بہت بڑے ہجوم نے قید خانہ پر حملہ کر دیا اور اس کے دروازے اور کھڑکیاں توڑ دیں۔ اور پھر انہیں نکال کر باہر لے گئے اور کھلے میدان میں انہیں کلہاڑا کر کے شہید کر دیا۔"

کابل میں مذہب کے نام پر اختلاف رائے رکھنے والوں کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دینا پہلا واقعہ نہیں۔ کنگ امان اللہ کے زمانے میں بھی وہاں چند احمدی حضرات کو سنگسار کیا گیا جس کے خلاف اُس زمانہ "ریاست" میں صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ حالانکہ کنگ امان کی گورنمنٹ کی اینٹی برٹش پالیسی کے باعث ایڈیٹر "ریاست" کے دل میں افغان گورنمنٹ کے لئے عزت و احترام کے جذبات تھے۔ چنانچہ ہمیں اچھی طرح سے یاد ہے کہ جب کنگ امان اللہ کو مذہبی ملاؤں کی فتنہ انگیزیوں کے باعث جلاوطنی اختیار کرنی پڑی۔ اور آپ کوئٹہ اور دہلی کے راستہ بھاگ کر یورپ جا رہے تھے۔ تو بار بار یہ خیال آتا تھا کہ کنگ امان اللہ کی تباہی کا باعث شاید سنگسار ہونے والے مظلومین کی آہیں ہی ہیں کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ کسی مظلوم کی آہیں اور معصوم کی دعائیں خالی جائیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اب حال میں جو ظلم کابل میں اس احمدی داؤد جان پر ہوا خدا اس کے اثرات سے افغانستان کی موجودہ گورنمنٹ کو محفوظ رکھے۔

افغانستان کی موجودہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کے واقعات کو بند کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں انسانوں کا صرف مذہبی اختلاف کے باعث سنگسار کیا جانا معقولیت اور انصاف پسند حلقوں میں قابل تعریف قرار نہیں دیا جا سکتا۔

(ریاست دہلی ۲۳/۵/۶۶)

مولانا [illegible] کہ مذہب کے بغیر دنیا میں نہ صرف امن قائم نہیں ہو سکتا بلکہ کوئی ذمہ داری کا کام بھی کسی کے سپرد نہیں کیا جا سکتا درحقیقت مذہبی آدمی ہی ہر کام کو دیانت کی راہ سے کما حقہ نبھا سکتا ہے جس کو خدا کا خوف نہیں وہ ...

عیسائیوں کی مذہبی سرگرمیوں کے متعلق ہائیکورٹ کا فیصلہ

سی۔پی کے عیسائی آجکل مذہبی مظالم کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور فرقہ پرست ہندوؤں کی طرف سے کوشش جاری ہے کہ اس مذہب کو ہندوستان میں سے ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ وہاں کی گورنمنٹ نے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جو وہاں کے عیسائی پادریوں کے "جرائم" کے متعلق شہادتیں حاصل کر چکا ہے۔ اور اس کمیشن کی رپورٹ اس ہفتہ گورنمنٹ کو بھیج دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ دلچسپ واقعہ ہے کہ ان "جرائم" کے سلسلہ میں جب معاملہ ناگپور ہائیکورٹ میں پہنچا۔ تو ہائیکورٹ نے عیسائی پادریوں کی مذہبی سرگرمیوں کے متعلق ذیل کا فیصلہ دیا ہے۔ اس ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ نے لکھا ہے :-

"دنیاوی مفاد کا لالچ دے کر کسی کو مذہب تبدیل کرنے کی ترغیب دینا اخلاقی نقطۂ نظر سے کوئی جرم نہیں، ہو سکتا ہے کہ یہ ترغیب عام اخلاقیات کے منافی ہو لیکن جس اخلاق کا تعلق قانون سے ہے وہ اس کی نفی نہیں کرتا۔ اس میں شک نہیں کہ عیسائی مشنری، غریبوں کی مالی امداد ضرور کرتے ہیں اور دلوں کو مائل کرنے میں مالی امداد اثر بھی رکھتی ہے۔ لیکن اصل سوال مالی امداد کا نہیں بلکہ ان ذرائع کا ہے جو مذہب کی تبلیغ کے لئے کام میں لائے جاتے ہیں۔ میٹھا بول، زبانی ہمدردی، مظلوم کی حمایت، خطابت و دلیل، یہ تمام باتیں اثر ڈالنے کے لئے کام میں لائی جاتی ہیں۔ اگر ان میں کوئی ذریعہ فی نفسہٖ بُرا ہے تو خود مذہب کو اس کی روک تھام کرنی چاہیئے ہمارے خیال میں جبر ہی ایک ایسا عنصر ہے جس کی اخلاقی اور قانونی ہر طریقہ سے روک ہونی چاہیئے۔ ترغیب زبانی اور دلیل دونوں سے دی جاتی ہے۔ لیکن ان پر جبر کا اطلاق کبھی نہیں ہوتا۔"

ہائیکورٹ کے اس فیصلہ کے مطابق اگر عیسائی پادری اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے لوگوں سے محبت کے ساتھ بولتے ہیں۔ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں، بیماروں کے لئے ادویات دیتے ہیں۔ مظلوم کی حمایت کرتے ہیں اور دلیل کے ساتھ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔ تو ان کے اس قدم کو جبر کہنا ایک کذب بیانی ہے جس کی کسی بھی حق پرست سے توقع نہیں کی جا سکتی۔

اگر غور کیا جائے تو ہندوستان تو کیا دوسرے تمام ممالک میں عیسائی مذہب کی اشاعت کا سبب بڑا سبب یہ ہے کہ پادریوں نے عیسائیت کا ایک نمونہ ثابت ہو کر اپنے عمل سے لوگوں کے دلوں میں جگہ حاصل کی۔ جس کا یہ نتیجہ ہے کہ آج دنیا کا کوئی ملک عیسائیوں سے خالی نہیں اس کے مقابلہ پر ہندو وغیرہ جن مذاہب کے لوگوں نے دوسرے لوگوں سے نفرت کی اور مذہبی غرور و تکبر کے باعث یہ دوسروں کے ساتھ حقارت کے ساتھ پیش آئے وہ ایک محدود جگہ میں سمٹ کر رہ گئے۔ اور دنیا نے ان کی تبلیغ کو قبول نہ کیا۔ چنانچہ عیسائیوں کو ختم کرنے کے خواب دیکھنے والے فرقہ پرست ہندو اگر اپنے مذہب کی تبلیغ کو مؤثر بنانا چاہتے ہیں۔ تو اُن کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے مذہبی غرور اور تکبر کو چھوڑ کر پادریوں کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں۔ اُن کا خود عملی زندگی اختیار نہ کرنا اور عیسائیوں وغیرہ کو ختم کرنے کے خواب دیکھنا قطعی لاحاصل ہے۔ (ریاست دہلی ۲۳/۵/۶۶)

کیا توہین مذہب کا کوئی علاج نہیں

دفتر "ریاست" میں قادیان کے ایک شخص پنڈت کنج بہاری لال کا لکھا ہوا ایک پمفلٹ پہنچا ہے جس میں احمدی جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد کے خلاف اس قدر دشنام طرازی کی گئی ہے کہ کوئی شریف انسان اس تمام پمفلٹ کو پڑھ بھی نہیں سکتا۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ ایڈیٹر ریاست اپنے ذہن کو مجبور کرنے پر بھی اس پمفلٹ کی تمام غلاظت کا مطالعہ نہ کر سکا۔ اور اس کی جتنی سطور پڑھیں اُس کا لکھنے والے کے متعلق ذہن پر بہت بُرا اثر ہے۔

دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہیں جس میں دوسرے مذاہب اور اس کے بزرگوں کی عزت کرنے کی تاکید نہ کی گئی ہو اور لطف یہ ہے کہ کوئی مذہب ایسا نہیں جس کے مقلدین نے اپنے مذہب کو رسوا کرنے کے لئے دوسرے مذاہب پر حملہ نہ کیا ہو۔ چنانچہ اس پمفلٹ کے مصنف نے بھی جو اپنے آپ کو "رب قادیاں" یعنی قادیان کا مالک یا خدا کہتا ہے مرزا غلام احمد کے خلاف دشنام طرازی کر کے خود اپنے مذہب کی مٹی پلید کی ہے جس پر اُسے شرم محسوس کرنی چاہیئے۔

ہماری رائے ہے کہ اس پمفلٹ کے خلاف پنجاب گورنمنٹ قدم اُٹھائے اور اس پمفلٹ کے مصنف کو جیل خانہ یا پاگل خانہ بھیجا جائے کیونکہ یہ شخص یا تو انتہائی درجہ کا فتنہ پرداز ہے جو چاہتا ہے کہ ملک میں فرقہ وارانہ جھگڑے پیدا ہوں اور یا یہ پاگل ہے جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ یہ اپنے آپ کو رب یعنی خدا کہتا ہے۔ ایسے لوگوں کو کھلا چھوڑ دینا ملک کی فضا کو گندہ کرنے کی اجازت دینا ہے۔

(ریاست دہلی ۲۳/۵/۶۶)

رپورٹ جلسہ پیشوایان مذاہب

بقیہ صفحہ ۲

نے حضرت کرشن جی مہاراج کے بارہ میں جناب قیس مینائی صاحب کی مشہور نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

سیرت حضرت کرشن جی مہاراج

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے حضرت کرشن جی مہاراج کی سیرت بیان کرتے ہوئے حدیث نبوی سے ہندوستان میں حضرت کرشن کے بارہ میں خبر کا ذکر کیا۔ اور ساتھ ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان تحریرات کو پیش کیا جن میں حضرت کرشن جی کی بلند شان کا ذکر آتا ہے۔

خادم صاحب نے اپنی تقریر میں کرشن اور گوپیوں کا فلسفہ بیان کیا۔ آخر میں آپ نے اہل مذاہب کے اتحاد و اتفاق کے بارہ میں چند اشعار بھی سنائے۔

سیرت حضرت بدھ علیہ السلام

آخری تقریر محترم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کی سیرت حضرت بدھ علیہ السلام پر تھی، آپ نے بدھ کی تعلیم اور آپ کے بھکشوؤں کے بعض حالات سناتے ہوئے بتایا کہ کس طرح آپ نے دنیا کی نجات کے لئے کوشش کی۔

جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ کی صدارتی تقریر

جلسہ کا تقریری پروگرام ختم ہو جانے پر صدر جلسہ جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"آج کا دن جماعت احمدیہ نے مقرر کر کے سوسائٹی پر بڑا احسان کیا ہے۔ اس زمانہ میں جب دنیا ترقی کی طرف بڑھ رہی ہے یہ کس قدر معیوب بات ہے کہ ہم ایک دوسرے کے بزرگوں پر حملہ کریں اور ان کی شان میں گستاخی کریں حالانکہ سب پیشوایان مذاہب کی یہی تعلیم تھی کہ خدا ایک ہے خدا ایک ہے۔ اسبات کے جاننے بوجھنے کے جب بھی دنیا میں گناہ بڑھ جاتے ہیں تو پرماتما کی طرف سے پیغمبر، نبی اور اوتار آتے ہیں۔ اور دنیا کو سیدھے رستے پر ڈالتے ہیں۔ ہم اپنی نادانی کے باعث ان بزرگوں پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ ور نہیں سوچتے کہ کیا اس سے ہمارا خدا ناراض نہ ہوگا؟ یہ بہت بڑی بھول ہے خاص طور پر جبکہ ہم سیکولرزم کے علمبردار ہیں ہمیں کسی دوسرے کے مذہب پر قطعاً نکتہ چینی کی اجازت نہیں اس لئے میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس نے یہ موقعہ بہم پہنچایا یہ بڑی اچھی تجویز ہے کہ ہم ایک وقت مقرر کر کے سارے مذہبوں کے حالات سنیں اور اُن کی عزت کریں اگر میں چاہتا ہوں کہ میرے اوتاروں کی دوسرے عزت کریں تو اس کا گر یہی ہے کہ میں دوسروں کی عزت کروں۔

جناب سردار صاحب نے بتایا کہ سیلف ریسپکٹ اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ ہم دوسروں کی بھی ریسپکٹ کریں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں ان لوگوں سے اختلاف رکھتا ہوں جو کہتے ہیں کہ مذہب کی ضرورت نہیں ہے پھر کسی ذمہ داری کو سمجھا نہیں سکتا ہے۔ آخر میں آپ نے اسبات پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا کہ قادیان میں ہندو سکھ مسلم مخلوط آبادی کا باہم اچھا وقت گذر رہا ہے۔

شکریہ احباب۔ جلسہ کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے نظارت کی طرف سے (جس کے زیر اہتمام اس جلسہ کا انعقاد ہوا تھا) صاحب صدر جلسہ و حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اپنا وقت خرچ کر کے ان روحانی باتوں اور بزرگوں کے پاک حالات سننے کے لئے تشریف لائے۔

روزہ و رمضان سے کس طرح فائدہ اٹھایا جائے

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیان)

روزہ کے متعلق قرآن کریم نے ہمیں اپنی وحی میں اس طرح مخاطب کیا ہے :-

یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۔ یہ خطاب آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل کا ہے۔ جبکہ تاریخ اقوام کے ماہرین و مبصرین کے کوئی ادارے موجود نہ تھے اور نہ اس قسم کی باتوں کا کسی کو خیال تک آسکتا تھا۔ اس وقت قرآن کریم نے فرمایا کہ روزہ تمام اقوام عالم میں ہمیشہ سے ایک مذہبی امر کے طور پر مانا گیا ہے۔ اور اس پر عمل ہوتا چلا آیا ہے۔ آج تاریخ اقوام کے ماہرین نے قوموں کے حالات ان کی عادات و رسوم ان کے مذہبی عقائد و اعمال و طریق عبادت کی تحقیقات کر کے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے۔ پس روزہ مذہب کا ایک لابدی امر رہا ہے۔ اور قرآن کریم نے آکر بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے انسان کی عبادت کا لازمی حصہ قرار دیا ہے۔ اور نسل انسانی کا کوئی حصہ اس سے محروم نہیں رہا۔ گو روزہ کی نوعیت اور اس کے طریق اور شرائط میں اختلاف ہو مگر وہ تمام اقوام کی بنیادی عبادت و عمل میں شامل تھا۔ اس سے قرآن کریم کا منشاء اس امر کا اظہار ہے۔ کہ روحانیات میں روزہ کو بڑا دخل ہے اور یہی وجہ ہے کہ کسی قوم کی عبادت اس سے خالی نہیں رہی۔ اس لئے اسلامی عبادت میں بھی اس کا ہونا ضروری تھا۔ اور اسے ترک نہیں کیا جا سکتا اس کے بغیر انسان کی روحانیت اپنے اعلیٰ نقطہ کو نہیں پہنچ سکتی۔ اور نہ عبادت حقیقی رنگ میں مکمل ہو سکتی ہے۔ اسلام نے جس طرح شریعت کو مکمل کیا ہے اسی طرح عبادات کی بھی تکمیل کی ہے۔

اور اس کے ساتھ ہی یہ کہہ کر روزوں کے چند دن ہیں ہمیشہ کے لئے متواتر اور مستقل عبادت نہیں۔ اس کی سہولت اور آسانی کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اسے اپنے لئے بوجھ سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں۔ آخر دیگر اقوام کے لوگ بھی تو روزہ رکھتے چلے آئے ہیں۔ پھر اسلام جیسا مکمل مذہب کیوں اس سے محروم رہے۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے سہولت و آسانی چاہی ہے۔ وہ تنگی ڈالنا نہیں چاہتا۔ گویا اسلام نے کوئی مشقت کی صورت پیدا نہیں۔ دوسری جگہ اصولی رنگ میں تعلیم دی ہے کہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسے احکام کا پابند کرنا نہیں چاہا جو اس کی طاقت سے باہر ہوں اور وہ ان پر عمل نہ کر سکے بلکہ لعلکم تتقون کہہ کر اس امر کا بھی اظہار کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اس سے منشاء اور غایت و مقصود یہ ہے کہ وہ تمہیں دکھوں اور تکالیف سے بچا دے اور تمہاری روحانیت اور تقویٰ کو ترقی دے۔ یہ قرب الٰہی کے حصول کے ذرائع و اسباب میں سے ایک ہے

روزہ کا فلسفہ

یہ بھی طہارت نفس و پاکیزگی قرب کے لئے ایک ضروری عبادت ہے۔ یہ عبادت انسان کو اس کے طبعی جذبات اور فطری رجحانات پر کنٹرول اور حکومت کا طریق بتاتی ہے۔ وہ اس کے اندر ایسی قابلیت پیدا کرتی ہے۔ کہ وہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق اپنے اندر پیدا کر کے اپنے آپ کو ہر قسم کی روحانی و جسمانی مشکلات اور دکھوں سے بچا سکتا ہے۔ اور یہی اس کے مقرب الٰہی بننے اور ترقی درجات کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔

اگر انسان روزہ کی حقیقت کو خوب اچھی طرح اپنے سامنے رکھے تو روزہ ہر قسم کی معصیت اور شیطان کے حملوں سے اسے بچانے کے لئے ایک کارآمد آلہ ہے۔ روزہ دار گویا خدا تعالیٰ کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔ اور آخر وہ اس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کو جو انسان کی آخری منزل ہے پا لیتا ہے

روزہ کا مقصد

جس طرح ہر عبادت کا ایک جسم اور ایک اس کی روح ہے۔ جو اس کا مقصد عظیم ہے۔ یعنی تقویٰ کا حصول اگر انسان کے اندر روزہ کے ذریعہ سے تقویٰ پیدا نہ ہوا اور اسے خدا کا قرب حاصل نہ ہو۔ اس کی روحانیت کمال کو نہ پہنچے تو سمجھنا چاہیئے کہ روزہ صرف جسم ہے اس کے اندر روح نہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ اگر روزہ کا یہ مقصد پیش نظر نہیں رہتا تو روزہ صرف بھوک پیاس اور بیداری کے سوا کچھ چیز نہیں۔ پس روزہ کا مقصد وحید صرف یہ ہے کہ انسان تزکیہ نفس حاصل کرے۔ طہارت باطنی کے ذریعہ سے خدا کے قرب پانے کے لئے کوشاں ہو۔ یہی چیز روزہ کا مغز اور روح ہے اگر یہ چیز انسان کو اس کے ذریعہ سے حاصل ہو جائے۔ تو اس سے بڑھ کر اس کے لئے اور کوئی خوشی نہیں۔ اور اگر اسے یہی حاصل نہ ہو۔ تو اس کا روزہ بے کار ہے۔ وہ قابل قبول چیز نہیں۔

روزہ کے شرائط

اسلام نے روزہ کے ساتھ اس کے بعض شرائط و حدود بھی بیان کئے ہیں۔ جن کی طرف کسی اور مذہب نے اس رنگ میں توجہ نہیں دی جس رنگ میں اسلام نے دی ہے۔ جس طرح اسلام نے آکر نماز کی ایک جامع صورت پیدا کر دی ہے۔ اسی طرح اس نے آکر روزہ کے متعلق بھی جملہ ضروری امور بیان کر دیئے ہیں جن کو مد نظر رکھ کر ان پر عمل کرنے سے روزہ اچھے ثمرات پیدا کر سکتا ہے۔

روزہ کے برکات و فوائد

فرض روزہ کا تعلق ماہ رمضان سے ہے۔ رمضان وہ مہینہ ہے۔ جس میں قرآن کریم کامل و مکمل اور محفوظ کتاب آتاری گئی ہے۔ اس لئے وہ اور بھی بابرکت ہو گیا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ کا مبارک کلام نازل کیا گیا ہے پس اس میں روزے رکھنا انسان کے لئے اور بھی زیادہ فائدہ کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے قرآن کریم سے لگاؤ پیدا ہو کر اس کی طرف توجہ خاص ہو جاتی ہے۔ اور انسان کو خاص طور پر قرآنی احکام پر عمل کرنے کے لئے ایک غیر معمولی جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح انسان ایسی بہت سی نیکیوں کو اختیار کر لیتا ہے۔ جن کی طرف وہ پہلے متوجہ نہیں ہوتا اور بہت سی بری حرکات سے بچ جاتا ہے۔ اور اس طرح اس کا تزکیہ نفس ہو کر اس کے تنویر باطن کا باعث بن جاتا ہے۔ انسان نفس امارہ کے جوشوں پر قابو پا کر اسے ظالم رکھتا ہے۔ بہرحال روزہ کو رمضان کے ساتھ خاص تعلق اس کے برکات کا باعث ہے۔ رمضان کی آمد کے ساتھ ہی انسان کے اندر ایک انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ تمام دنیائے اسلام میں ایک حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایک نمایاں تبدیلی نظر آنے لگتی ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت۔ اس کی قرأت۔ درس و تدریس۔ نماز تراویح کا التزام۔ تہجد کی باقاعدگی دعاؤں کی کثرت۔ اعتکاف۔ لیلۃ القدر کی تلاش وغیرہ جملہ امور انسان کی روح پر ایک غیر معمولی اثر ڈالتے ہیں۔ اس وقت اس قدر گنجائش نہیں کہ رمضان کے متعلق جملہ امور پر روشنی ڈالی جائے اس لئے صرف بعض خاص باتوں کی طرف ہی توجہ دلانے پر اکتفا کی جاتی ہے۔ اگر روزہ کے ساتھ ان امور کو مد نظر رکھا جاوے۔ تو یقیناً روزہ کا صحیح نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے۔

قلت طعام

سب سے زیادہ ضروری امر اس بارہ میں قلت طعام ہے۔ عام طور پر لوگ روزوں میں پہلے سے زیادہ اور عمدہ غذا کھانے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اور یہ چیز روزے کے مقصد کو ضائع کر دیتی ہے۔ کثرت طعام انسان کے حواس باطنی کو دبا دیتی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کے ذریعہ سے ان کو ابھارنا چاہا ہے اور یہی وہ ذریعہ ہے۔ جس سے انسان کے اندر روحانیت چمکتی ہے۔ اور اس کی ترقی کی راہ کھل جاتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل اس امر کو قطعاً بھلا دیا گیا ہے۔ اور یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ کثرت طعام کے بغیر روزہ نہیں رکھا جا سکتا حالانکہ یہی چیز اس کے لئے سب سے زیادہ مضر ہے۔

قلت کلام

دوسری چیز جو روزہ میں اختیار کرنی ضروری ہے کہ وہ قلت کلام ہے۔ یعنی ہر قسم کی غیر ضروری لغو اور بے کار اور وقت کو ضائع کرنے والی باتوں سے پرہیز ہے۔ زیادہ باتیں بھی انسان کی روحانیت کو سخت نقصان پہنچاتی ہیں۔ مگر اس سے یہ مراد ہرگز نہیں۔ کہ انسان دینی باتوں کو کم کر دے۔ علم دین کی باتیں انسان جس قدر بھی زیادہ کر سکے وہ اس کے لئے مفید ہیں۔ ہاں ان کے سوا ہر قسم کی باتوں اور کلام سے پرہیز ضروری ہے

قلت منام

تیسری چیز جو روزہ کے لئے اشد ضروری ہے۔ وہ قلت منام ہے۔ یعنی کم سونا۔ شب بیداری کو قرآن کریم نے خاص وقعت دی ہے اور بتایا ہے کہ وہ انسان کی روحانیت کے لئے کس قدر ضروری ہے۔ سورۃ فرقان میں تو اسے روحانیت اور عباد الرحمٰن بننے کے لئے ایک نہایت ہی اہم وصف قرار دیا ہے۔ اور سورۃ مزمل میں اس کے متعلق فرمایا ہے۔ اشد وطأ و اقوم قیلا کہ نفس کو مارنے اور کچلنے کے لئے بہت ہی مؤثر ہے۔ اس چیز کو بھی انسان کی روحانیت اور روزہ کو مثمر ثمرات حسنہ بنانے کے لئے بڑا دخل ہے۔ اس لئے روزہ کے ساتھ اگر یہ چیز بھی شامل ہو جائے تو سونے پر سہاگہ کا کام دیتی ہے۔

خلوت نشینی

چوتھی چیز خلوت نشینی اور لوگوں سے علیحدگی ہے۔ انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہے۔ اس لئے وہ متواتر اور مسلسل اور مستقل طور پر دنیا سے الگ تھلگ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے انسانی حیات بالکل تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ اور

(باقی صفحہ ۹ پر)

رپورٹ جلسہ ہائے سالانہ بابت ۱۹۵۶ء منجانب جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ دکن

(از سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ)

بفضلہ تعالیٰ امسال ماہ ۱۹۵۶ء میں جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کی جانب سے تین مقامات پر سالانہ جلسے منائے گئے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

۱۔ جلسہ کوسگی

قصبہ کوسگی ضلع گلبرگہ شریف دکن میں واقع ہے۔ جو چنتہ کنٹہ سے ۶ میل کے فاصلہ پر ہے اس مقام پر کافی تعداد میں مسلم آبادی ہے۔ جن میں صرف ایک گھر کے افراد احمدی ہیں۔ ایک عرصہ سے ضرورت محسوس کی جاتی تھی۔ کہ اس مقام پر جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ منایا جائے۔ سو الحمدللہ کہ امسال تاریخ ۲۲ر مارچ ۱۹۵۶ء جلسے کی تاریخ مقرر کر کے پوسٹر شائع کرائے گئے۔ اور تاریخ مقررہ پر منظر عام پر پنڈال کا انتظام کر کے زیر صدارت سیٹھ محمد معین الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ ۸ تا ۱۲ بجے رات بعد تلاوت و نظم مندرجہ ذیل علمائے کرام کی تقاریر ہوئیں۔

۱۔ مکرم مولوی چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ ہبلی۔ ۲۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی۔ ۳۔ مکرم مولوی سلیم احمد صاحب مبلغ کلکتہ ۴۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ بمبئی۔ ۵۔ مکرم مولوی ورکو عبدالرزاق صاحب آف چنتہ کنٹہ (تقریر بزبان تلنگی)

آخر میں مختصر سی صدارتی تقریر اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔ ہندو مسلم احباب کثیر تعداد میں شریک جلسہ تھے۔ جن کی مجموعی تعداد تقریباً (۵۰۰) ہوگی۔ سامعین ختم جلسہ تک نہایت ہی شوق اور سکون کے ساتھ تقاریر سنتے رہے۔ بفضلہ تعالیٰ جلسہ کامیاب رہا۔ حاضرین پر تقاریر کا اچھا اثر ہوا۔

تبادلۂ خیالات بتاریخ ۲۳ر مارچ ۱۹۵۶ء صبح کوسگی کے کئی ایک غیر احمدی احباب بمعہ ایک مولوی صاحب مبلغین کی قیامگاہ پر تشریف لائے۔ تین گھنٹہ تک مختلف اختلافی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ اس سے بھی سامعین پر اچھا اثر رہا۔ بعد ازاں کوسگی سے جملہ مبلغین بذریعہ موٹر کار روانہ ہو کر ٹھیک (۵) بجے شام چنتہ کنٹہ پہنچے۔

۲۔ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ

اس جلسے کی ۲۴ر اور ۲۵ر مارچ ۱۹۵۶ء تاریخیں مقرر تھیں۔ جلسہ میں مبلغین سلسلہ کے علاوہ حیدر آباد۔ کرنول۔ یادگیر اور اطراف و اکناف دیہات کے ۲۰۰ کے قریب مہمانان نے اس جلسہ میں شرکت فرمائی۔ جن کے قیام و طعام کا انتظام منجانب جماعت کیا گیا تھا۔

سال حال چنتہ کنٹہ کے چوراہے پر پنڈال قائم کیا گیا۔ جھنڈیوں سے جلسہ گاہ نہایت عمدہ سجایا گیا تھا۔ برقی روشنی اور لاؤڈ سپیکر کا بطور خاص انتظام کیا گیا تھا۔ نیز مستورات کے لئے علیحدہ طور پر جلسہ گاہ قائم کیا گیا تھا۔

مورخہ ۲۴ر مارچ ۱۹۵۶ء ۸ بجے شب زیر صدارت مکرم مولوی سید بشارت احمد صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدر آباد دکن جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے علاوہ حسب تفصیل ذیل تقاریر ہوئیں:-

۱۔ سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ مکرم مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ حیدر آباد۔ ۲۔ ضرورت مذہب۔ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب مبلغ مالابار ۳۔ اسلام کی فضیلت۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ بمبئی۔ ۴۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ۔ ۵۔ دنیا کے مہا پرش۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی۔

آخر میں صدارتی تقریر پر یہ جلسہ ٹھیک ۱۲ بجے شب دعا پر ختم ہوا۔ اس جلسہ میں پانچ سو کے قریب مسلم و غیر مسلم احباب شریک تھے۔

دوسرا دن ۲۵ر مارچ ۱۹۵۶ء

پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی محمد الدین صاحب حیدر آباد ٹھیک ۴ بجے شام شروع کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے علاوہ حسب ذیل تقاریر ہوئیں۔

۱۔ میں احمدی کیسے ہوا۔ مکرم مولوی محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار آزاد نوجوان مدراس۔
۲۔ نظم۔ مکرم زبیر قیصر صاحب نمائندہ اخبار مضافات محبوب نگر دکن۔ ۳۔ وفات مسیح۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ بمبئی۔
۴۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ۔

دعا کے بعد یہ جلسہ برخواست ہوا جلسہ گاہ میں ہی نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔

دوسرا اجلاس بوقت ۷ بجے شب زیر صدارت مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل دوستوں کی تقاریر ہوئیں۔

۱۔ مکرم سیٹھ علی محمد صاحب آف سکندر آباد دکن ۲۔ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب مالابار ۳۔ مکرم اسد احمد صاحب چنتہ کنٹہ۔ ۴۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی۔ ۵۔ مکرم مولوی شرع الحق صاحب مبلغ تیاپور دکن۔ ۶۔ تقریر صدارت ٹھیک ۱۱ بجے شب یہ جلسہ برخواست ہوا

الحمدللہ کہ جماعت ہذا کا یہ بیسواں سالانہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

۳۔ جلسہ آتماکور دکن

آتماکور چنتہ کنٹہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ مقام تعلقہ کا مستقر ہونے کے علاوہ یہاں پر مسلمانوں کی کافی آبادی ہے چنانچہ سال ۱۹۵۴ء میں یہاں پر جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ منایا گیا تھا۔ ابتداء ہی سے یہاں کے مسلم احباب کو احمدیت سے مخالفت رہی بنابریں سال ۱۹۵۵ء میں جب جماعت نے آتماکور میں جلسہ منانا چاہا۔ تو مسلم احباب ہی کی درخواست بازی کی بناء پر گورنمنٹ کو اجازت دینے میں تامل رہا۔ لیکن سال حال خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری سیکولر حکومت نے یہ جلسہ منانے کی اجازت دے کر (۵۰) مسلح سپاہیوں کے ذریعہ معقول انتظام فرمایا۔

چنانچہ بتاریخ ۲۸ر مارچ ۱۹۵۶ء یہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ آتماکور کے بازار میدان میں جلسہ کا پنڈال قائم کیا گیا۔ جھنڈیوں سے جلسہ گاہ سجایا گیا تھا۔ لاؤڈ اسپیکر اور برقی روشنی سے پنڈال بقعۂ نور بن گیا تھا۔ مقامی اور مضافات کے ہندو اور مسلم احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔

یہ جلسہ بھی دو صدارتوں پر تقسیم کیا گیا۔ پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان ۴ بجے شام سے منعقد کیا گیا۔ جس میں حسب ذیل مقررین نے تقاریر فرمائیں۔

۱۔ تقریر سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ مکرم مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ حیدر آباد دکن
۲۔ تقریر۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ بمبئی۔
۳۔ صدارتی تقریر۔

اس کے بعد دعا پر پہلا اجلاس ختم ہوا۔ نماز مغرب جلسہ گاہ میں ہی ادا کی گئی۔

جلسہ کا دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم سیٹھ معین الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ ٹھیک ۱/۲ ۷ بجے شروع ہوا۔ اور حسب ذیل تقاریر ہوئیں۔

۱۔ آنحضرت کے متعلق گذشتہ کتب مقدسہ کی پیشگوئیاں۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی۔
۲۔ تقریر انگریزی۔ مکرم مولوی محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس۔
۳۔ (زندہ مذہب) مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ ۴۔ صدارتی تقریر۔

الحمدللہ کہ ٹھیک ۱۰ بجے شب بخیر و خوبی یہ جلسہ دعا پر اختتام کو پہنچا۔ جلسہ گاہ ہندو اور مسلم احباب سے بھرا ہوا تھا۔ جس میں مستقر آتماکور کے مقامی معززین کے علاوہ حسب ذیل سرکاری عہدہ داران بھی شریک تھے۔

عالی جناب ڈپٹی کلکٹر صاحب ضلع محبوب نگر۔ عالی جناب ڈی۔ وائی۔ ایس۔ پی صاحب پولیس محبوب نگر۔ جناب منتظم صاحب پولیس آتماکور۔ عالی جناب تحصیل دار صاحب تعلقہ آتماکور و دیگر سرکاری عمال بھی شریک تھے۔ جلسہ گاہ میں تقریباً (۵۰۰) سے زائد احباب کی حاضری تھی۔ باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کو جماعت کی طرف سے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جن کی تعداد تقریباً (۴۰) تھی۔

اس جلسے کے انتظام و اہتمام میں جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کے خدام اور انصار نے غیر معمولی طور پر حصہ لیا۔ ساتوں رات چنتہ کنٹہ سے آتماکور کو جملہ اسباب خورد و نوش و سامان جلسہ گاہ کی منتقلی اور بمقام آتماکور دن بھر دھوپ اور گرمی کی شدت کو برداشت کرتے ہوئے پنڈال کی تیاری نیز صفائی وغیرہ کا انتظام، اس پر مزید شب بھر باقاعدہ پہرہ بندی نے عوام پر جماعت کے نظم و ضبط کا سکہ بٹھا دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بھرت پور (بنگال) میں جلسہ یوم مصلح موعود

مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ براہیم پور بنگال اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰ر فروری کو یہاں پروگرام کے مطابق یوم مصلح موعود منایا گیا۔ سائن بورڈ اور دیواروں پر اعلان جلسہ کے علاوہ پیشگوئی مصلح موعود کی عبارتیں لکھی گئی تھیں۔ جلسہ گاہ کو خوب سجایا گیا تھا۔ غیر احمدی اور غیر مسلم دوست بھی شریک ہوئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد صدر جلسہ محمد ثاقب علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھرت پور نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور اللہ تعالیٰ کی اس عظیم الشان بشارت کے پورا ہونے کا ذکر کیا۔ خاکسار نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا متن پڑھ کر اس کے عین وقت پر پورا ہونے کے متعلق مفصل تقریر کی جس میں مختلف کتب اور اولیاء کے اقوال سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر کیا۔ زین الحق صاحب سیکرٹری مال نے حضرت مصلح موعود کے ذریعہ جماعتی اور مالی ترقی پر تقریر کی۔ یوم مصلح موعود کی ظاہری خوشی منانے کیلئے اطفال اور خدام کی کھیلوں کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ تا پیشگوئی کے ان الفاظ پر عمل ہو سکے: "اے دوستو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد روشنی آئے گی"۔ چنانچہ ہائی جمپ اور لانگ جمپ کی کھیلوں سے اس پر عمل [illegible]

روپیہ اور احمدی نوجوانوں سے خطاب

(از مکرم سید داؤد احمد صاحب انور بیوی)

روپیہ کیا ہے؟ روپیہ ایک طاقت ہے۔ ایٹم اور ہائیڈروجن سے زیادہ قوت رکھنے والی دولت ہے۔ جس طرح ایٹم اور ہائیڈروجن سے انسانیت کو فائدہ اور نقصان دونوں پہنچ سکتا ہے۔ اسی طرح "روپیہ" سے بھی انسان فائدہ اور نقصان دونوں حاصل کر سکتا ہے۔

انسان کی تربیت اور خیالات پر "روپیہ" کے استعمال کا دار و مدار ہے۔ ایک اچھے اور پاکیزہ خیالات کا انسان "روپیہ" کو اعلیٰ اور بامقصد کام پر خرچ کر کے انسانیت، قوم اور ملک کی لافانی خدمت انجام دے سکتا ہے۔

ایسی قیمتی اور پاکیزہ غرض کا حصول قابل تعریف ہے۔ وہ لوگ جو ہر چند "روپیہ" حاصل کرنے کو گناہ سمجھتے ہیں، ایسے لوگ "غریبوں کے بادشاہ" بننے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ مگر اُن کا یہ جذبہ کاہلی اور سستی کی غمازی کرتا ہے۔ اور قومی ترقی میں روک بنتا ہے۔ مگر

اے احمدی نوجوان۔ تمہیں بلند ہمت ہونا چاہیئے۔ تمہیں احساس برتری سے پُر ہونا چاہیئے کیونکہ تم "اُس جماعت" سے وابستہ ہو، جسے خدا تعالیٰ نے اپنے مضبوط ہاتھوں سے قائم کیا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے بہترین خیالات اور اعلیٰ اصول عطا فرمائے۔

اے احمدی نوجوان تمہارے پاکیزہ خیالات اور اعلیٰ اصول دنیا میں قائم ہو کر رہیں گے۔ تمہارا "خدا" تمہارے پاکیزہ خیالات اور اعلیٰ اصول کے ساتھ ہے۔

"تمہارا مقابلہ نہ تو کمیونزم کی بڑھتی ہوئی طاقت کر سکتی ہے نہ سرمایہ دارانہ نظام کی مستحکم قوت"۔

اے احمدی نوجوان۔ حرکت میں برکت ہے۔ حرکت کرو تا برکت حاصل ہو۔ کام تو خدا تعالیٰ ہی کرے گا، نام تمہارا ہوگا۔ تمہارا "خدا" کتنا پیارا خدا ہے۔ وہ تمہیں کتنا چاہتا ہے۔ ایک طرف اس نے تمہیں بہترین خیالات اور اعلیٰ اصول دیئے۔ اور دوسری طرف انسان کے دماغ کو اس طرح کا بنایا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ تمہارے پیش کردہ خیالات اور اصول کو قبول کرے گا۔ پس تمہارا کام صرف یہ ہے کہ "اپنے پاکیزہ خیالات اور اصول کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دو۔" تمہارا خدا تمہاری کمزور سی کوشش اور محنت کے نتیجہ میں تمہیں دنیا کا راہنما بنانا چاہتا ہے۔ وہ تمہیں "رئیس" یعنی انسانی

چرچل، آئزن ہاور اور دوسرے دنیاوی لیڈروں سے زیادہ عزت اور شہرت دینا چاہتا ہے۔

تمہارا خدا چاہتا ہے کہ دنیا کے تمام لوگ تم سے علم حاصل کریں۔ تم سے اخلاق کا درس لیں۔ تم سے برکت پائیں۔ پس اے احمدی نوجوان۔ اُٹھو، بڑھو اور اپنے خیالات اور اصول کو دنیا میں پھیلاؤ اور محمد رسول اللہ کے جھنڈے کو اکناف عالم میں بلند کرو۔

تمہیں اپنے خیالات اور اصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کروڑہا کروڑ روپیہ کی ضرورت ہے۔ پس روپیہ حاصل کرنے کی خاص جد و جہد کرو تا احمدیت کو قوت حاصل ہو۔

اے احمدی نوجوان! اُٹھو، بیدار ہو جاؤ! تجارت کا پیشہ تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ تجارت کے ذریعہ تم کروڑہا کروڑ کے مالک بن جاؤ گے تجارت کے ذریعہ تم دنیا میں ایک اہم اور بلند مقام حاصل کر لو گے۔ دنیا کے اقتصادیات کے پیچیدہ مسئلے تم ہی سلجھا سکتے ہو۔ اُٹھو اور دنیا کی اقتصادیات کی راہنمائی کرو۔ تمہارا خلیفہ چاہتا ہے کہ تم تجارت کرو۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں بہتر دماغ دیا ہے۔ تم خود غور کرو۔ اور تجارت کے بین الاقوامی مقام اور اُس کی اہمیت کو محسوس کرو۔ "روپیہ کی فراوانی ایک طاقت ہے۔ جو تجارت سے حاصل ہو سکتی ہے۔"

کیا تم ایسی طاقت حاصل کرنا نہیں چاہتے۔

تو میں آپ کو مختصر طور پر بتاؤں کہ آپ کے اپنے روپیہ کی فراوانی آپ کو اور آپ کی اولاد اور پھر ساری قوم بلکہ ساری دنیا کو کس طرح فائدہ رساں ہے۔ دیکھو اگر آپ کے پاس روپیہ ہے تو:۔

(۱) آپ روپیہ کے ذریعہ مقامات مقدسہ کی زیارت اور اُن سے روحانی فیضان حاصل کر سکتے ہیں (۲) آپ روپیہ کے خرچ کرنے سے اس زمانہ کے زندہ روحانی وجود کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی پاک صحبت سے حصہ پا سکتے ہیں (۳) آپ روپیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں خدا کے گھر (مساجد) تعمیر کر سکتے ہیں۔ جن میں خدا کے بندے خدا کے آستانے پر جھک سکیں (۴) آپ روپیہ کے ذریعہ مرکز سلسلہ کے مبلغوں کا خرچ برداشت کر سکتے ہیں (۵) آپ روپیہ کے ذریعہ روحانی پاکیزہ تحریکات میں حصہ لیکر دعوت و تبلیغ کا خاطر خواہ روحانی لٹریچر کی اشاعت کر سکتے ہیں جس سے تمام بنی نوع انسان کو بڑا فائدہ ہو۔ (۶) آپ روپیہ کے ذریعہ قرآن پاک کا مختلف زبانوں میں ترجمہ شائع کر سکتے ہیں (۷) آپ روپیہ کے ذریعہ زکوٰۃ اور وصیت کے شاندار اور حقیقی نظام میں حصہ لے سکتے ہیں (۸) آپ روپیہ کے ذریعہ اپنے غریب بھائیوں کی ضروریات زندگی میں مدد دے سکتے ہیں (۹) آپ روپیہ کے ذریعہ یورپ امریکہ وغیرہ بیرونی ممالک میں احمدیہ مسلم مشن کھول کر دنیا میں اسلام کا بول بالا کر سکتے ہیں (۱۰) آپ روپیہ کے ذریعہ اپنی اولاد کو اعلیٰ اور مفید تعلیم دلا سکتے ہیں تو آپ کے بعد باقیات الصالحات کا نمونہ ہوگی اور آپ ایک غیر فانی یادگار چھوڑ جائیں گے۔ پس محنت کرو اور اس پاکیزہ جذبہ کے ماتحت اپنی آمدنیوں کو بڑھانے اور کاروبار میں وسعت دینے کی کوشش کرو۔

تبصرہ

ذیل کے تمام اخبارات انگریزی دان طبقہ کی تبلیغ کے لئے بہت مفید ہیں

الہلال الافریقی (باتصویر)

بو (سیرالیون۔ مغربی افریقہ) سے جماعت احمدیہ کی طرف سے بزبان انگریزی پندرہ روزہ The African Crescent (الہلال الافریقی) جاری ہوا ہے۔ اس کی ترتیب۔ زبان۔ مضامین اور ظاہری شکل دلفریب اور دلکش ہیں۔ اس رسالہ کے پانچویں نمبر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے یورپ سے واپسی پر لبنان و شام کے ورود کے حالات درج کئے گئے ہیں۔ اور ہڑتالوں کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

اس کے مینیجنگ ایڈیٹر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ہیں۔

دی ٹرتھ (باتصویر)

جناب نور محمد صاحب نسیم سیفی بی۔اے کی زیر ادارت The Truth نام سے ایک ہفتہ وار اخبار لیگوس (مغربی افریقہ) سے کامیابی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس وقت پانچویں جلد کے بعض پرچے ہمیں وصول ہوئے ہیں۔ اخبار میں اس علاقہ کے احمدیہ مشنز کے حالات اور عام حالات کے علاوہ اسلام کے متعلق ٹھوس معلومات کے حامل مضامین بھی ہوتے ہیں۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات بھی درج کئے جاتے ہیں۔ اور مبتدیوں اور نومسلموں کے لئے اسلام کے متعلق یاد رکھنے کے قابل باتیں درج کی جاتی ہیں۔ ہمیں جو پرچے موصول ہوئے ہیں۔ ان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر (اولین مبلغ مغربی افریقہ) کی تصاویر بھی درج کی گئی ہیں۔ چندہ فی پرچہ صرف ایک پنس ہے۔

البشریٰ (انگریزی۔ باتصویر)

اس اخبار نے جو فری ٹاؤن (سیرالیون۔ مغربی افریقہ) سے زیر ادارت مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل جاری ہے۔ اس کی دوسری جلد شروع ہے۔ عام خبروں کے علاوہ اسلام کے متعلق بہت مفید مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہمیں جو پرچہ موصول ہوا ہے۔ اس اسلام کے قانون وراثت اور اسلام میں عورت کے درجہ کے متعلق قابل قدر مضامین شائع ہوئے ہیں۔ قیمت صرف ایک پنس فی پرچہ۔

رمضان سے کس طرح فائدہ اُٹھایا جائے

بقیہ صفحہ نمبر ۷

اور انسانی زندگی کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا لیکن اگر وقتی طور پر علیحدگی اختیار کی جاوے اور انسان ایک وقت خلوت کے لئے بھی نکال لے۔ جس میں وہ توجہ الیٰ اللہ اور ذکر الٰہی سے کام لے تو اس کی روحانیت پر اس کا خاص اثر پڑ سکتا ہے۔ اس کے لئے رمضان کا مہینہ خاص طور پر مفید ہو سکتا ہے۔

تلاوت قرآن کریم

اس کے علاوہ ایک اور چیز جو خاص طور پر روزوں کے ساتھ انسان کے لئے مفید ہے وہ قرآن کریم کی تلاوت ہے خواہ تراویح کے ذریعہ ہو یا علیحدہ ذاتی طور پر یا درس میں شمولیت کی صورت میں جب بھی موقع ہو انسان اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے کہ اس موقع پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ جو خاص برکات و رحمت کا باعث ہو سکتا ہے۔ فرشتوں کے نزول کے متعلق خود قرآن کریم نے تصریح کی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ تین دنوں میں قرآن کریم کو ختم کرنا چاہیئے۔ اور بعض میں سات دنوں میں بھی ختم کا ذکر آتا ہے بہر حال انسان کے لئے جس قدر بھی ممکن ہو اس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اگر دس دنوں میں ایک دفعہ ختم کیا جائے۔ تو سارے رمضان میں آسانی کے ساتھ کم از کم تین دفعہ ختم ہو سکتا ہے۔

پس احباب کو چاہیئے کہ ان پانچ باتوں سے خاص طور پر فائدہ اُٹھائیں اور اپنے لئے اور اپنے عزیز و اقارب اور ترقی سلسلہ اور مبلغین اور تمام افراد جماعت و خاندان مسیح موعود کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے اور جملہ مقاصد میں کامیابی عطا فرمادے۔ آمین۔

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

جے پور

(۱) صدر ۔ مکرم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب — موتی ڈونگری روڈ جے پور سٹی

(۲) سیکرٹری ۔ مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب — " " "

سری پالہ

(۱) صدر ۔ مکرم جناب کالے تاں صاحب

(۲) سیکرٹری مال ۔ " " "

(۳) سیکرٹری تبلیغ ۔ مکرم خلیل الدین احمد صاحب

(۴) " تعلیم و تربیت و امور عامہ

جماعت احمدیہ سری پالہ دیدن پدہ ڈاکخانہ نیالی ضلع کٹک (اڑیسہ)

Teacher H-E School
P.O. Niali
Distt Cuttack (ORISSA)

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ

(۱) پریذیڈنٹ ۔ مکرم سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر حیدر آباد دکن

(۲) سیکرٹری تبلیغ " محمد اسمٰعیل صاحب " " " "

(۳) " تعلیم و تربیت " عبدالغنی صاحب " " " "

(۴) " امور عامہ " سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب " " " "

(۵) " مال " حسن محمد صاحب " " " "

(۶) آڈیٹر " محمد اسمٰعیل صاحب " " " "

(۷) سیکرٹری ضیافت " معین الدین صاحب " " " "

جماعت احمدیہ یاڑی پورہ

نوٹ :۔ مندرجہ ذیل عہدہ داران میں سے جو بقایا دار ہیں ان کے عہدہ کی مشروط منظوری دی جاتی ہے وہ چھ ماہ کے اندر اندر اپنے بقایا جات صاف کریں۔ بعد ازاں مشکل منظوری کا فیصلہ کیا جا سکے گا۔

(۱) پریذیڈنٹ ۔ مکرم حکیم غلام محمد صاحب ۔ یاڑی پورہ براستہ کولگام ۔ کشمیر

(۲) سیکرٹری مال " سید فضل الرحمٰن صاحب " " " " "

(۳) " تبلیغ ۔ " " غلام نبی صاحب " "

(۴) " تعلیم و تربیت ۔ " خواجہ عبدالحمید صاحب " " " "

(۵) " امور عامہ ۔ " خواجہ غلام محمد صاحب " " " "

(۶) محاسب " پیر عبدالمجید صاحب " " " "

(۷) امین " حکیم میر غلام محمد صاحب " " " "

(۸) آڈیٹر " بابہ محمد ایوب خان صاحب " " " "

خانپور ملکی

(۱) صدر ۔ مکرم محمد عاشق حسین صاحب

(۲) سیکرٹری مال ۔ " میر عبدالحمید صاحب

(۳) سیکرٹری تبلیغ ۔ " محمود الحسن صاحب

(۴) سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ " حافظ الہٰی بخش صاحب

(۵) سیکرٹری امور عامہ ۔ " محمد اعز حسین صاحب

(۶) سیکرٹری تحریک جدید ۔ " میر عبدالحمید صاحب

(۷) امام الصلوٰۃ ۔ " سید فضل کریم صاحب

[illegible]

پتہ :۔ Vill. Khanpur Milki via Tarapur
Distt Munghyr (BIHAR)

ناظر اعلیٰ قادیان ۔

تیما پور

(۱) سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ مکرم عبدالعزیز صاحب استاد ۔ بمقام تیما پور ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ

پینگاڈی

(۱) پریذیڈنٹ ۔ ایم ابراہیم صاحب at P.O. Payangadi Malabar S. India

(۲) وائس پریذیڈنٹ ۔ ایس دی قمر الدین صاحب "

(۳) سیکرٹری مال ۔ سی کنجی عبداللہ صاحب "

(۴) نائب سیکرٹری مال ۔ ایم ابراہیم صاحب کٹی "

(۵) سیکرٹری تبلیغ ۔ سی ایچ عبدالقادر صاحب "

(۶) " تعلیم و تربیت ۔ پی احمد صاحب "

(۷) " امور عامہ و خارجہ ۔ ایس دی قمر الدین صاحب "

(۸) " ضیافت ۔ اے سلیمان صاحب "

(۹) " جائیداد ۔ اے سلیمان صاحب "

(۱۰) آڈیٹر ۔ پی احمد صاحب "

(۱۱) امین ۔ ایم ابراہیم صاحب "

(۱۲) جنرل سیکرٹری ۔ سی ایچ عبدالقادر صاحب "

[illegible]

امروہہ ضلع مراد آباد ۔ یو۔ پی

(۱) صدر ۔ ضمیر احمد صاحب ۔ محلہ قریشی نئی بستی امروہہ معرفت ضمیر احمد صدر جماعت

(۲) سیکرٹری امور عامہ ۔ ارشاد احمد صاحب " "

(۳) " تعلیم و تربیت ۔ منشی میاں صاحب " "

(۴) سیکرٹری تبلیغ ۔ عبدالحمید صاحب " "

(۵) سیکرٹری مال ۔ محمد الطاف صاحب " "

(۶) امام الصلوٰۃ ۔ عبدالوحید صاحب " "

[illegible]

ہبلی ضلع دھاڑواڑ علاقہ بمبئی

(۱) صدر ۔ عبدالرزاق صاحب ۔ معرفت احمدیہ دار التبلیغ ہبلی ۔ ضلع دھاڑواڑ

(۲) نائب صدر ۔ حکیم عبدالرحمٰن صاحب " " "

(۳) جنرل سیکرٹری ۔ حضرت صاحب منڈاسکر " " "

(۴) سیکرٹری مال ۔ " " " " "

(۵) " امور عامہ " " " " "

(۶) " تعلیم " " " " "

(۷) " تبلیغ " " " " "

انبیٹہ ڈاکخانہ گڑھی پختہ مظفر نگر ۔ یو پی

(۱) صدر ۔ محمد سلیمان خاں صاحب ۔ بمقام انبیٹہ ڈاکخانہ گڑھی پختہ ضلع مظفر نگر ۔ یو پی ۔

(۲) سیکرٹری مال ۔ جمشید احمد خاں صاحب " " "

(۳) " تعلیم ۔ " " " "

(۴) " تبلیغ ۔ علی احمد خاں صاحب " " "

رانچی

(۱) سیکرٹری تبلیغ ۔ نظام الدین صاحب ٹیلر ۔ معرفت مظہر احمد صاحب پال مین روڈ رانچی (بہار)

ضروری اعلان برائے انتخابات

جن جماعتوں نے تا حال انتخاب کرا کر مرکز میں نہیں بھیجے وہ جلد بھجوائیں تاکہ جلدی منظوری دی جا سکے۔ نئے عہدیداران کے پتہ جات صاف اور مکمل لکھے جائیں۔ پراونشل امراء صاحبان اپنی ماتحت جماعتوں کے انتخاب اور پراونشل انجمنوں کے انتخاب جلد کرا کے بھجوائیں ۔ ناظر اعلیٰ قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۵۶-۴-۱ کو قبل نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت قادیان نے محمد ایوب صاحب ابن غلام محی الدین صاحب کا نکاح محترمہ ..... بی بی صاحبہ دختر عبدالکریم صاحب گنائی ساکن ..... کشمیر سے مبلغ ۵۰۰ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ کیلئے مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ عبدالقادر دہلوی

رسالہ الفرقان اور اُس کا خاص علمی نمبر

تمام علم دوست احباب کو رسالہ الفرقان کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ماہ اپریل اور مئی کا تازہ نمبر اُم الالسنہ نمبر ہے۔ جس میں عربی زبان کا باقی زبانوں کی ماں ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ یہ تحقیقی مضمون جناب شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ نے سالہا سال کی محنت اور عرقریزی کے بعد مرتب کیا ہے۔ جو دوست رسالہ کا سالانہ چندہ مبلغ پانچ روپے ادا کر کے خریدار بن جائیں گے انہیں اسی چندہ میں ام الالسنہ نمبر بھی مل جائے گا۔ جو دوست صرف یہی تحقیقی مقالہ حاصل کرنا چاہیں وہ بارہ آنہ میں یہ نمبر حاصل کر سکتے ہیں۔ ہندوستان کے احباب اپنی رقم بحساب امانت رسالہ الفرقان دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوا دیں اور خریداری کے لئے ایک کارڈ مینیجر صاحب الفرقان ربوہ پاکستان کے نام ارسال فرمائیں۔ ماہ رمضان المبارک کے آخر تک یہ بھی قادیان میں اطلاع دی جا سکتی ہے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان نزیل قادیان

قادیان کے درویش حضرات اور رسالہ الفرقان

یہ ہمارا مستقل فیصلہ ہے کہ رسالہ الفرقان قادیان شریف کے درویش بھائیوں کو نصف قیمت میں دیا جائے گا۔ یعنی پانچ روپے کی بجائے اڑھائی روپے ہندوستانی ادا کر کے سال بھر کے لئے خریدار بن سکتے ہیں۔

اب اس رمضان المبارک کے لئے مزید رعایت یہ ہے کہ درویش حضرات اگر ہندوستان میں کسی اور صاحب کے نام بھی رسالہ جاری کرائیں۔ تو وہ اس رمضان کے آخر تک اڑھائی روپے ادا کر کے اس صاحب کے نام سال بھر کے لئے رسالہ الفرقان جاری کرا سکیں گے ورنہ عام حالات میں قادیان کے ساکنین کے علاوہ بھارتی خریداروں کے لئے پانچ روپے سالانہ چندہ مقرر ہے۔ (مینیجر الفرقان۔ ربوہ پاکستان)

رمضان المبارک اور زکوٰۃ

بہت سے احباب زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت کو پوری طرح نہ سمجھتے ہوئے اس کی ادائیگی میں غفلت اختیار کرتے ہیں۔ حالانکہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے وہاں زکوٰۃ ادا کرنے کا بھی ارشاد فرمایا ہے۔ اور زکوٰۃ کو ادا نہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے حضور اسی طرح قابل مؤاخذہ ہے۔ جس طرح کہ تارک نماز۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی چیز مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر قسم کی فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔"

رمضان شریف کا مبارک مہینہ گزر رہا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام اس مہینہ میں کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے پس احباب کو چاہیئے کہ اپنے ذمہ ادائیگی زکوٰۃ کے علاوہ اس ماہ صدقات کی طرف بھی زیادہ سے زیادہ متوجہ ہوں۔ تاکہ غریب اور مستحق بھائیوں کی امداد ہو سکے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

درخواست دعا

میں نے ۱۹ سال بنارس ہندو یونیورسٹی سے پرائیویٹ طور پر انگریزی میں ایم۔ اے پریویس کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے التجا ہے کہ خاکسارہ کی اچھے نمبروں سے کامیابی کے لئے دعا کریں

امتہ السلام سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ
جماعت احمدیہ بنارس۔

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور چھوٹی سا حکم معلوم ہوتا ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی معلوم ہوتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ ان کا ادا کرنا خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث اور اُن کو نہ ادا کرنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے یہ تمام مسلمان مردوں، عورتوں، بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے بلکہ بعض معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع غلہ اور جو طاقت نہ رکھتا ہو اس کے لئے نصف صاع غلہ مقرر کی ہے۔ صاع ایک عربی پیمانہ ہے جو پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آجکل صدقۃ الفطر عام طور پر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ اس چندہ کی ادائیگی عید سے کم از کم تین چار روز پہلے ہونی چاہیئے۔ تا بیوا دن اور یتامیٰ کی اس رقم سے طعام اور لباس سے امداد کی جا سکے اور ان کی دعائیں آپ لوگوں کے لئے بخشش کا موجب ہوں۔ اس رقم کا دو تہائی خاص غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے لیکن اگر کوئی مقامی آدمی ایسا نہ ہو جو اس صدقہ کا مستحق ہو یا مقامی احباب میں تقسیم کرنے کے بعد کچھ رقم بچ رہے تو ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوا دینی چاہئیں۔ رقم کی دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں قادیان کے گرد و نواح میں غلہ کی اوسط قیمت ۱۶ روپے فی من ہے۔ اس کے مطابق ایک صاع کی قیمت ایک روپیہ اور نصف صاع کی آٹھ آنے مقرر کی جاتی ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

عید فنڈ

صدقۃ الفطر کے ساتھ ایک خاص مد عید فنڈ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ عیدین کے موقعہ پر ہر کمانے والے مرد سے کم از کم ایک روپیہ کی رقم اس فنڈ میں وصول کی جانی چاہیئے۔ امید ہے کہ اس مد کی طرف بھی خصوصیت سے توجہ کی جائے گی۔ اور احباب عید کے موقعہ پر خزانہ بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے حسب توفیق زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اس مد کی تمام رقم مرکز میں بھجوائی جانی ضروری ہے۔

عہدیداران مال کو چاہیئے کہ تحریک ہذا کے پڑھتے ہی ان رقوم کی فراہمی شروع کر دیں اور کوشش کریں کہ مرکز میں بھجوائی جانے والی رقوم عید سے قبل قادیان میں بھجوا دی جائیں امید ہے کہ آپ خاص طور پر اس بارہ میں توجہ فرما دیں گے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (ناظر بیت المال قادیان)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ بزرگان جماعت سے خاکسار کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے

ابو البشیر محمد رحمت اللہ خان چیک ایریا کشمیر۔

۲۔ جماعت احمدیہ گیّ کے سیکرٹری تعلیم جناب محمد عبد اللہ صاحب کے گھر بروز جمعہ ۲۳ مارچ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچی عطا فرمائی۔ نومولودہ کی صحت درازی عمر صالحہ و خادمہ دین بننے کی دعا کی درخواست ہے۔ نیز محمد عبد اللہ صاحب بھی کچھ دنوں سے بیمار رہتے ہیں ان کی شفا یابی و ترقی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ جی۔ ایم۔ عبد الغفار خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گیّ۔

۳۔ خاکسار کا لڑکا میاں بشیر کسی موٹر کے حادثہ میں گرفتار ہو کر شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ ۲۹ مارچ کو یہ حادثہ ہوا۔ ابتک بے ہوشی کی حالت طاری ہے۔ چوٹ زیادہ تر کمر میں لگا ہے۔ صحابہ کرام، بزرگان سلسلہ اور درویشوں کی خدمت میں استدعا ہے کہ بچہ کی صحت کاملہ کے واسطے دعا فرمائیں۔ خاکسار فضل الرحمٰن [illegible]

۴۔ [illegible] کی اہلیہ کرمہ جو کہ بیمار ہے اور جماعت احمدیہ فری ٹاؤن کے کل افراد کے لئے اور دنیاوی کامیابی اور ترقی کے لئے دعا فرماویں خصوصاً ان اصحاب کرام کے لئے جنہوں نے مقامی طور پر مسجد احمدیہ کی بیرونی دیوار اور اندرون پلستر کے لئے عطیہ دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی مرادیں پوری کرے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ جماعت احمدیہ کے لئے ہر قسم کی کتب رسالے پرانے اخبارات بھیجنے والوں کے لئے بھی دعا ہے۔ محمد ابراہیم خلیل مبلغ [illegible] فری ٹاؤن (افریقہ)

یوم التبلیغ

(بتاریخ ۲۰ مئی)

جملہ عہدیداران جماعتہائے ہندوستان توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۵۶ء بروز اتوار "یوم التبلیغ" مقرر کیا جا رہا ہے۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ اس دن کی اہمیت افراد جماعت پر واضح کرکے اس دن تمام افراد کو تبلیغ میں مصروف رکھیں اور غیر احمدی و غیر مسلم حضرات تک احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ جس جماعت کو لٹریچر کی ضرورت ہو اس کی طرف سے اطلاع آنے پر لٹریچر بھجوا دیا جائے گا۔ جو جماعتیں مقامی طور پر لٹریچر تیار کرنا چاہیں وہ کر سکتی ہیں۔ مقامی طور پر تیار کردہ لٹریچر کی کاپیاں نظارت ہذا میں بھی بھجوائیں۔

سیکرٹریان تبلیغ سے درخواست ہے کہ وہ یوم التبلیغ کی کارگذاری کی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ جن کا خلاصہ اخبار بدر میں دیا جائے گا۔ نیز حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھی خلاصہ بھجوا کر دعا کی درخواست کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

نوٹ:- بعض ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے یوم التبلیغ کی تاریخ ۲۹ اپریل سے ۲۰ مئی کر دی گئی ہے۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مرمت و تعمیر مکانات و چار دیواری

کے لئے

چندہ کی اپیل

۱۹۵۵ء میں غیر معمولی بارشوں اور تباہ کن سیلاب کے باعث قادیان کے احمدیہ ایریا کے بیسیوں مکانات بشمول مساجد و مدرسہ احمدیہ کی عمارتوں کو سخت نقصان پہنچا ہے جن کی مرمت و تعمیر کا کام ابھی جاری ہے۔ اور جس کے لئے خوبی اخراجات کی ضرورت ہے۔ اسی طرح بڑا باغ ملحقہ بہشتی مقبرہ کی شمالی جانب دیوار بنوائی جانے والی ہے۔ ان ہر دو کاموں کے خرچ کا اندازہ قریباً پندرہ ہزار روپے ہے چونکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تمام بجٹ میں ان غیر معمولی اخراجات کی گنجائش نہیں ہے لہذا جماعت کے جملہ مخلصین کی خدمت میں تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ مقدس ایریا قادیان کے مکانات کی مرمت اور تعمیر چار دیواری کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ دے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

ہر جماعت کے عہدیداران عالی سے گذارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ سعی فرماویں کہ اس تحریک میں جماعت کا ہر فرد شامل ہو جائے۔ حتیٰ کہ بچوں اور مستورات کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ خواہ ان کے چندہ کی مقدار کم ہی کیوں نہ ہو۔ ان وعدہ جات کی فہرست مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق مرتبہ کرکے نظارت ہذا میں جلد بھجوا دیں۔ نیز یہ بھی کوشش ہو کہ جس قدر زیادہ سے زیادہ نقد وصولی ممکن ہو سکے کرکے مرکز میں بھجوائی جائے۔ تاکہ آئندہ برسات سے قبل ضروری مرمتوں اور تعمیر کا کام مکمل کیا جا سکے۔

نام وعدہ کنندہ	رقم وعدہ	رقم جو ادا کی	بقیہ کب تک ادا کریگے	کیفیت

ناظر بیت المال قادیان

فہرست احباب جنکا چندہ اخبار بدر ۲۸ راپریل ۱۹۵۶ء سے ختم ہے

نمبر ۱۲۰۱ مکرمہ کے فاطمہ صاحبہ بھنڈاری پکپیری ۲۸ راپریل ۱۹۵۶ء
نمبر ۱۲۰۵ مکرم سید عبد الحبیب صاحب چک سکن ۲۸ر " "
نمبر ۱۲۰۶ " جی۔ ایچ اسمٰعیل صاحب کورگ ۲۸ر " "
نمبر ۱۲۰۳ " محمد اسحٰق صاحب اسپل سٹیشن حیدرآباد دکن ۲۸ر " "
نمبر ۱۲۰۱ " محمد سلیم صاحب کلکتہ ۲۸ر " "
نمبر ۱۲۰۵ " سید غلام احمد صاحب رسول پور ۲۸ر " "
نمبر ۱۲۰۶ " بابو تاج الدین صاحب اوورسیر سرینگر ۲۸ر " "
نمبر ۱۲۰۷ " اے ایس اے حافظ صاحب آسنکولم ۲۸ر "
نمبر ۱۲۱۰ " غلام حیدر خاں صاحب انسپکٹر سی آئی ڈی حیدرآباد دکن ۲۸ر " "
نمبر ۱۱۵۲ " حبیب احمد صاحب محمد رفیق صاحب حسین پور ۲۸ر " "

نمبر ۱۲۱۱ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب منڈاسی بھدرواہ ۲۸ راپریل ۱۹۵۶ء
نمبر ۱۲۲۹ " حکیم ولی الدین صاحب ترک پورہ ۲۸ر " "
نمبر ۱۲۳۰ " ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب فیض آباد ۲۸ر " "
نمبر ۱۲۳۱ " فضل الرحمٰن صاحب لبہ۔ پاکستان ۲۸ر " "
نمبر ۱۲۰۲ " محمد لطیف الرحمٰن صاحب چودکولات ۲۸ر " "
نمبر ۱۲۲۹ " محمد فہیم اللہ صاحب بھوپال ۲۸ر " "
نمبر ۱۲۵۹ " اے مجید صاحب جمشید پور ۲۸ر " "
" " عبد الباری صاحب احمدی الحق بلڈنگ بمبئی ۲۸ر " "
" " عمر صاحب مالا باری بمبئی ۲۸ر " "
" " تقدیر احمد خاں صاحب بمبئی ۲۸ر " "
" " سی مبارک احمد صاحب بمبئی ۲۸ر " "

تبلیغی رپورٹ جماعت احمدیہ بھدرک (صوبہ اڑیسہ)

گذشتہ ۱۴ اپریل کو احباب جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ) ایک وفد کی صورت میں بھدرک سے تقریباً پانچ میل کے فاصلہ پر آرن پال نامی گاؤں کو گئے اس گاؤں میں ہندو اور مسلمانوں کی کافی آبادی ہے۔ ۶ اور ۷، ۷ اور ۸ کی درمیانی راتوں کو ارن پال کی ہاٹ پر جلسے کئے گئے۔ مولوی سید صمصام علی صاحب نے متواتر دو راتیں اسلام کی تعلیم، امن عالم کے موضوع پر اڑیہ زبان میں تقاریر فرمائیں۔ ان کے بعد مولوی صاحب کے شاگرد عبد المنان خان صاحب باشندہ کیرنگ نے پہلی رات کلمہ کی حقیقت اور دوسری رات اسلام میں اطاعت کی تعلیم پر اڑیہ زبان میں تقریر فرمائی۔ علاوہ ازیں اسلامی تعلیمات کی برتری اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر بعض نظمیں اڑیہ زبان میں پڑھی گئیں۔ سامعین کی تعداد قریباً ڈیڑھ صد ہو گی جن میں اکثر ہندو بھائی تھے۔ ہندو بھائیوں میں بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی تھے۔ چونکہ تقریر اور نظمیں اڑیہ زبان میں ہوتی تھیں جو اس صوبہ کی مادری زبان ہے۔ اور تقاریر چونکہ خصوصاً ہندوؤں کی مذہبی کتب اور ان کے اوتاروں کی سوانح زندگی کے حوالہ سے دلکش پیرایہ میں کی گئی تھیں اس لئے تمام ہندو بھائیوں نے نہایت دلچسپی کے ساتھ سنیں اور بہت متاثر ہوئے۔ تقریر کے آخر پر ایک ہندو پنڈت نے کھڑے ہو کر ایک مختصر سی تقریر کی۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ انسانی روح پر اثر ڈالتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ میں اس علاقہ میں پیدا ہوا اور اب بوڑھا ہو گیا ہوں مگر اس قسم کا مذہبی بیان کبھی نہیں سنا۔ پولیس کا ایک افسر جو خاص طور سے جلسہ کی نگرانی کے لئے ڈیوٹی پر آیا تھا۔ اور وہ بھی اس سے متاثر ہوا۔ گاؤں کے غیر احمدی لوگ پہلے تو وعدہ کیا کرتے تھے کہ حتی المقدور تمہارے جلسہ میں تعاون کریں گے مگر ہمارے جلسہ سے پہلے ایک مسودہ پاس کیا کہ احمدیوں کے جلسہ سے بائیکاٹ کیا جائے اور شامل ہونے والوں پر سختی کی جائے۔ باوجود اسکے بعض غیر احمدی آہی گئے اس جلسہ میں ہندو بھائیوں نے کافی تعاون کیا خصوصاً وہاں کے مارواڑی رئیس نے بہت مدد کی جس کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ پہلے دن مقامی پنچایت کے سرپنچ نے اور دوسرے دن مقامی گرام سیوک صاحب نے صدارت فرمائی۔

جماعت بھدرک نے خوب حوصلہ کے ساتھ اس کام کو سرانجام دیا۔ باوجود غریب جماعت ہونے کے پھر بھی تقریباً پینتیس روپے جو اس جلسہ میں خرچ ہوئے اپنی جیب سے ادا کئے۔ جماعت کے مخلص نوجوان واثم خان نے مزدور پیشہ ہونے کے باوجود اپنا کام حرج کرکے اس گاؤں کو پہلے سے دو مرتبہ جا کر تمام انتظام کیا۔ اس جلسہ کے انعقاد اور اسکی کامیابی میں اسی نوجوان کی تحریک اور کوشش کا بہت دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور بیش از بیش دینی خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور انکی مالی تنگیوں کو دور فرمائے۔ آمین

نوٹ۔ جب سے اعلان ہوا ہے کہ ہر ماہ یوم التبلیغ منایا جائے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت حتی المقدور اس پر عمل کر رہی ہے۔

خاکسار محمد حسن احمدی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ